وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ

سلسلۂ لاجواب

بفضل رحمانی وبتائید ربانی بمبقہ لاثانی عنی

رسالہ

تحریر حقانی بجواب کبیر قادیانی

نمبر

مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب فاضل پانی پتی مترجم فلسفۂ تعلیم ہربرٹ سپنسر کی لاجواب تحریر
مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء بنام مرزا کبیر الدین احمد صاحب قزلباش قادیانی مشنری مقیم لکھنؤ جسکے ایک لفظ
کا جواب بھی آجتک نہیں ہو سکا جو اسکے لاجواب ہونیکا بدیہی ثبوت ہے۔ مرزا صاحب کی تحریرات مورخہ
۲۰ و ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کا مسکت جواب۔ مباحثہ کے چیلنج کی کیفیت۔ فرضی و نمائشی انعامی رقم کی حقیقت۔
مرزا کبیر کا انکشاف۔ اپنے خیالات کی اشاعت میں قادیانی حضرات کی فطرتی کارروائیوں اور تدبیروں کا آئینہ

مع مقدمہ و خاتمہ و ضمیمہ

ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

مطبوعہ مطبع صیقل المطابع دہلی

ملنے کا پتہ (مدرسۃ الواعظین نخاس لکھنؤ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلما

مقدمۂ تحریر حقانی نمبر (۱)

ناظرین سے استدعا

(۱) معزز ناظرین اصل تحریر کے مطالعہ سے پہلے براہ کرم اس مقدمہ کو بنظر غور ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ سلسلہ واقعات کے معلوم ہونے سے نفس مطلب کے سمجھنے میں آپ حضرات کو آسانی اور پورا فائدہ حاصل ہو۔

مرزا کبیر الدین احمد صاحب کی شخصیت

(۲) مرزا کبیر الدین احمد صاحب قادیانی مشنری مقیم لکھنؤ ملازم گورنمنٹ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے قادیانی احمدی جماعت کے ایک سربرآوردہ ممتاز جوشیلے لکھے ہوئے اور کام کرنے والے ممبر ہیں۔ آپکا فرض اہم وفات مسیح کے فتوے حاصل کر کے چھپوانا اور قادیانی خیالات کی اشاعت کرنا قرار پایا ہے۔

کبیر کا چیلنج بوعدہ عطیہ مبلغ یکصد روپیہ

(۳) مرزا صاحب موصوف نے خاکسار سے بھی فتوے لینے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے اسلئے انہوں نے دوسرا پہلو اختیار کیا اور ۱۲ مارچ ۱۹۲۱ء کو بوقت مغرب مولوی عصمت اللہ صاحب ہوشیارپوری کی معرفت خاکسار کے نام ایک چیلنج لکھ بھیجا کہ اگر آپ قرآن مجید سے حیات مسیح ثابت کر دیں تو ایکجلسہ میں [illegible] بطور شکریہ دیے جائینگے اور تاریخ مباحثہ اور شرائط مباحثہ مقرر کرنیکے لیے بھی لکھا۔

چیلنج کا جواب اور مرزا صاحب کے الہامات پر بحث کرنے سے کبیر کی پہلوتہی۔

(۴) خاکسار نے اگلے ہی روز چیلنج کا جواب لکھ بھیجا اور نیز بفور بلا توقف مباحثہ کیلئے آمادہ ہو گیا میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ مسئلہ حیات و ممات مسیح پر بحث کرنا کچھ زیادہ مفید اور نتیجہ خیز نہیں ہے سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور دعاوی پر بحث ہونی چاہئے مگر میں پہلے آپ ہی کے پیش کردہ مسئلہ پر بحث کرنیکے لیے تیار ہوں اسکے بعد آپکو [illegible] مرزا صاحب قادیانی کے الہامات وغیرہ پر بھی بحث کرنی ہوگی۔ مرزا صاحب نے ۱۳ مارچ کی شب کو بموجودگی [illegible] عصمت اللہ صاحب۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب کے مکان پر اس بات کو منظور کیا مگر بعد میں [illegible] رائے کو تبدیل کر دیا اور ۱۵ مارچ کے خط میں یہ جواب دیا کہ حیات مسیح کی بحث کے بعد دلائل امام مہدی کی [illegible]

بحث ہو گی اور اُسکے بعد مرزا صاحب کے دعاوی پر۔

خاکسار نے اسی روز یہ جواب لکھ بھیجا کہ

حضرت مرزا صاحب کو ایفائے وعدہ کی یاد دہانی۔

(۵) جناب کی زبانی باہمی گفتگو میں آپنے حیات مسیح اور الہامات حضرت مرزا صاحب پر بحث کے بعد دیگر مباحث منظور کر لیا تھا۔ مگر بابو خیر الدین صاحب کے مشورہ سے اس بارہ میں بھی آپنے اپنی رائے کو تبدیل فرمایا اور اب حضرت مرزا صاحب کے الہامات پر بحث کرنے سے پہلے آپ حضرت امام مہدی کے متعلق بحث کرنیکو طلب ہوتے ہیں اگر آپ اس مسئلہ پر بھی مباحثہ فرمانا چاہتے ہیں تو بہتر ہے اولاً حسب قرارداد زبانی باہمی پہلی دونوں باتوں پر بحث کر لیجئے بعد ازان اس تیسری بحث کو پیش کیجئے" (خط راقم مورخہ ۱۸ مارچ دفعہ ۳)

مکرر یاد دہانی اور کہہ مکرنی۔

(۶) مرزا صاحب نے اس بات کو نہ مانا۔ لہٰذا خاکسار نے مکرر انکو ایفائے وعدہ کی طرف توجہ دلائی اور یہ لکھا "میں نے پہلی تحریر میں صاف لکھ دیا تھا اور پرسوں شب کو زبانی بھی کہدیا تھا کہ حضرت مرزا صاحب نے خلاف جمہور حیات مسیح کا عقیدہ اپنے الہامات کی بنا پر تجویز کیا ہے۔ لہذا سب سے پہلے انکے الہامات کا معرض بحث میں آنا ضروری ہے۔ اس معقول دلیل پر کوئی رد و قدح آپکی طرف سے اب تک نہیں ہوئی بلکہ اسکو سنکر آپنے سکوت محض کو کام فرمایا اور جواب لکھا تو یہ لکھا کہ ہم تو بابو خیر الدین صاحب کے مشورہ کی بنا پر پہلے حضرت امام مہدی کے وجود پر بحث کرینگے جواب میں میں کب کہتا ہوں کہ آپ بحث نہ کریں۔ ضرور کریں۔ مگر پہلے ان دونوں امور کو طے کر لیں پھر اس تیسری بحث کو چھیڑیں۔" (خط راقم مورخہ ۱۹ مارچ دفعہ ۳)

اسکا جواب آج تک نہ ملا جس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی جماعت حضرت مرزا صاحب کی شخصیت پر بحث کرنے سے کترا کر پہلو بچاتی ہے۔

جلسہ مباحثہ کا انعقاد اور دس آیتوں کے سوال پر خاموشی

(۷) چونکہ میں لکھنؤ سے جانیکو بالکل تیار تھا اور صرف مرزا صاحب کی چیلنج کی وجہ سے ٹھہر گیا تھا اسلئے میں نے چیلنج کے جواب میں ۱۸ اور ۱۹ مارچ دو تاریخیں مباحثہ کیلئے معین کر دیں۔ بالآخر ۱۹، ۲۰، ۲۲ مارچ کو مسئلہ حیات مسیح پر شن ہال گنیش گنج لکھنؤ میں مرزا صاحب کے وکیل اور بھانجے مولوی خیر الدین صاحب کے ساتھ مباحثہ ہوا۔ خاکسار نے بفضلہ تعالیٰ قرآن مجید ہی سے اثبات مدعا کر دیا اور آخری دن اپنی آخری تقریر کے وقت عین جلسہ میں ۱۰ آیتوں کا مطالبہ کیا تو مرزا صاحب دم بخود رہ گئے اور یہ کہکر کہ کل آپ کی دعوت ہے اصل بات کو ٹال گئے۔ اسکی مفصل کیفیت کسی دوسری تحریر میں ظاہر کی جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

مرزا صاحب کا تقرر ثالث کو قمار بازی قرار دینا

(۸) میں نے ایک شرط یہ بھی پیش کی تھی کہ مبلغ ہزار روپیہ جو آپ دینا چاہتے ہیں اسکے فیصلہ کیلئے ایک ثالث مقرر کر دیجئے جسکو فریقین کے مذہب سے تعلق نہ ہو۔ اس بارہ میں فریقین کے درمیان متعدد تحریریں ہوئیں۔ خاکسار تقرر ثالث پر اصرار کرتا رہا۔ اور مرزا صاحب بدستور انکار کرتے رہے۔ اور تقرر ثالث کو "بازی" "قمار بازی"

مکروہ" "ناجائز فعل" "ناپسند" "قطعی ناپسند" "قطعی ناجائز" "مطلق حرام" بتاتی ہو (خط کبیر مورخہ ۱۸ مارچ)

قادیانی جماعت مین تقرر ثالث کی نظیر

(۹) مین نے اپریل سنہ ۱۹۱۲ء کے اُس مباحثہ کا حوالہ دیا جو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و منشی قاسم علی صاحب حمایتی کے مابین بمقام لدھیانہ ہوا تھا جس مین مولوی صاحب نے منشی صاحب سے مبلغ تین سَو (۳۰۰) روپیہ ثالث ہی کے فیصلہ پر وصول کئے تھے اور یہ بھی جتا دیا کہ جب آپ کی جماعت مین اس قسم کی نظیر موجود ہے تو اُسکو قمار بازی کہنا ٹھیک نہین ہو۔ اسکے جواب مین مرزا صاحب نے لکھا کہ "قاسم کا فعل ہمیں حجت نہیں" (خط کبیر مورخہ ۱۸ مارچ)

کبیر کا ناواجب حملہ راقم کی ذات پر اور مذہب شیعہ پر ایک غلط الزام۔

(۱۰) مرزا صاحب تجویز تقرر ثالث سے ایسے ناراض اور غضبناک ہوئے کہ خاکسار کی ذات پر ناواجب حملہ کر علاوہ اُنھون نے خواہ مخواہ مذہب شیعہ پر بھی ایک غلط الزام لگا دیا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے یون فرمایا۔

"لیکن تسلیم ہم۔ آپ آزردہ اور افسردہ خاطر نہ ہون۔ یہ عاجز علم دوست آدمی ہو لطیف طعام تناول کیلئے کچھ نہ کچھ حسب استعداد رقم پیش کرہی دونگا جسکو مہمان نوازی کہونگا۔ بازی نہ کہونگا۔ اس مین شک نہین کہ قمار بازی مطلق حرام ہو۔ پس ہر صغیر و کبیر کو اس سے بچنا چاہیے۔ گو حق الیقین مین جو معتبر کتاب مذہب شیعہ کی ہو لکھا ہو کہ صاحب خار امام غائب کی مہدویت منوانے کیلئے اگر رشوت سے کام چلے تو دام دینا چاہیے۔ مگر کبیر کے نزدیک یہ حرام ہو" (خط کبیر مورخہ ۱۸ مارچ)

کبیری حملہ اور الزام کا دفعیہ

(۱۱) خاکسار نے اسکے جواب مین عرض کیا کہ

جناب والا بعد آپکا مافی الضمیر تو معلوم ہو گیا مین آپکی ایسی مہمان نوازی سے باز آیا۔ آپکے لطیف طعام تناول کرنیکا مجھے کبھی شوق نہ ہوا اور نہ اب ہے۔ یہ مزہ آپہی کو مبارک۔ مجھکو تو فاقہ پر فاقہ قبول۔ مگر آپکے لطیف طعام کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھنا بھی کسی حالت مین گوارا نہین۔ افسوس کہ جب آپنے اپنا مطلب میرے ذریعہ سے نکلتا نہ دیکھا تو آزردہ اور افسردہ ہو کر بگڑ گئے اور بیوجہ حملہ کرنے مین بکمال ادب ملتجی ہون کہ جس رقم کو پیش کرنیکا آپنے وعدہ فرمایا ہے اُس سے اس حقیر کو ہمیشہ کیلئے معاف رکھین۔ رشوت سے کام نکالنا مذہبًا حرام ہے۔ آپ بھی اسکو حرام بتاتی ہین۔ مگر اپنی کارروائیون پر غور کر کے خود ہی نتیجہ نکال لیجیے۔ جس کتاب کا نام آپنے لکھا ہو وہ میرے پاس نہین ہو لہذا جب تک اصل عبارت اور سیاق کلام پر نظر نہ کر لون اسوقت تک اسکے متعلق کچھ نہین کہہ سکتا بجز اسکے کہ غالبًا آپکو غلط فہمی ہوئی ہو۔

(خط راقم مورخہ ۱۹ مارچ دفعہ ۳)

اسکے جواب مین بھی مرزا صاحب نے حسب دستور سابق خاموشی کو کام فرمایا - کیونکہ حق الیقین مین مضمون بعض
نہین ہوا - انھون نے مغالطہ دیکر کے لیا لکھ دیا تھا تاکہ انکی کارروائیون کا پردہ ڈھکا رہے اور خفیہ راز فاش
نہونے پائے - (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ضمیمہ رسالہ ہذا)

تجویز تقرر ثالث بخوف حضرت مرزا صاحب کا فعل ہے -

(۱۲) جب مرزا صاحب نے میری پیش کردہ نظیر کو یہ کہکر رد کر دیا کہ قاسم کا فعل ہم پر حجت نہین تو مینے بذریعہ خط
مورخہ ۱۹ مارچ مین دوسری نظیر یعنی حضرت مسیح قادیانی کے فعل کو بطور حجت کے پیش کیا
اور لکھا کہ مرزا صاحب نے تو اپنی جائداد تک کی شرط لگائی تھی کہ براہین احمدیہ کا جواب لکھنے والے کو تین
منصفون کے فیصلہ پر بلا عذر و حیلہ اپنی دس ہزار روپیہ کی جائداد پر قبض و دخل دیدینگے کیا وہ بھی آپ پر حجت نہین

کبیر کا ایک اور مغالطہ

(۱۳) اسکے جواب مین مرزا صاحب نے دوسرا پہلو بدلا اور خط مورخہ ۲۰ مارچ مین ایک اور مغالطہ دیا کہ
حضرت "جری اللہ" نے انعامی رقم کیلئے ثالث کا تقرر مین تین شرطون کے ساتھ منظور کیا ہے کہ (۱) ثالث قسم
کھاکر فیصلہ دے - (۲) اپنی نسبت بددعا کرے کہ اگر میرا فیصلہ غلط ہو تو ایکسال کے اندر مجھ پر عذاب نازل ہو -
(۳) اگر ایکسال تک ثالث مبتلائے عذاب نہ ہو تو اسوقت فریق مقابل کو وہ رقم دیجائیگی !!!

مغالطہ مذکورہ بالا کا ابطال -

(۱۴) خاکسار نے اس مغالطہ کو رد کیا اور براہین احمدیہ سے مرزا صاحب کے اشتہار کی عبارت نقل کر کے
پیش کی اور دکھا دیا کہ اسمین ان شرطون کا کہین نام و نشان بھی نہین - اسکے جواب سے بھی حضرت کبیر قطعاً
خاموش ہین اور باوجود متواتر مطالبہ - اصرار - اور یاد دہانی کے آج تک ایک لفظ بھی اُنکے قلم سے
نہین نکلا - اور یہ دلیل قوی ہے اس امر کی کہ دس ہزار روپیہ کی رقم محض نمود کیلئے تھی - شکر ادا کر لینگے !!!

شیعون کے ساتھ مباہلہ کا چیلنج دینا عجب خلط مبحث ہے -

(۱۵) جب مرزا صاحب قطعی لاجواب ہو گئے تو انھون نے ۲۰ مارچ اور ۲۱ مارچ کی تحریرات مین ایک
دوسرا پہلو بدلا - خاکسار کو مباحثہ کا چیلنج تو دیا ہی تھا - مباہلہ کا چیلنج بھی دیدیا - اور لکھنؤ کی شیعہ جماعت کو
بھی بزعم خود شریک دعوت کر لیا کہ وہ مباہلہ کیلئے اپنا قایم مقام پیش کرے - مین نے اسکے جواب مین عرض
کیا کہ جناب من اگر چیلنج دینا ضروری ہے تو لکھنؤ کی شیعہ جماعت کو خبر کہ وہ اپنا قائم مقام پیش کرین

ل ۵ شہ سال بھر کے عرصہ مین نزلہ - زکام - کھانسی - بخار - پیچش وغیرہ امراض مین مبتلا نہ ہو - نہ کوئی مالی نقصان
پہنچے - نہ اسکے اقارب و احباب مین سے کوئی شخص بیمار یا فوت ہونے پائے - اگر ان مین سے کوئی صورت
پیدا ہو گئی تو وہ مرزا صاحب کی بددعا کا اثر سمجھا جائیگا اور انعامی رقم روک لیجائیگی ! اسی طرح میرے قبل از
مباہلہ جب کبھی مرزا صاحب سے دریافت کیا کہ وہ عذاب کیا ہوگا اسکو معین کر دیجئے تو حضرت ممدوح نے کبھی کوئی قطعی جواب نہین دیا

مین تو اس کا قایم۔ تمام نہین ہون مجبو تو آپنے بغرض مباحثہ بلایا تھا سو مین جلد ہون

مباحثہ کے سوال مین مباہلہ کی بچہر لگانا کہین مباحثہ سے پہلوتہی تو نہین ہے مگر خط مورخہ ۲۲ / مارچ (دفعہ ۱۱)

کے جواب مین بھی مرزا صاحب بدستور خاموش رہے۔

تقرر ثالث کی نامنظوری کا راز

(۱۶) یہ تمام دفع الوقتی۔ پہلوتہی حیلہ جوئی اور مغالطہ دہی صرف اسلئے تھی کہ مبادا ثالث کے فیصلہ کر شور و بیہ دینے پڑین۔ کیونکہ روپیہ دینا تو درکنار حضرت کبیر چیلنج بھی دینا نہین چاہتے تھے اور یہی وجہ ہو کہ انھون نے تقرر ثالث کے سوال پر قطعًا لاجواب اور مبہوت ہوجانیکے باوجود بھی حضرت مرزا صاحب کے فعل کو قمار بازی، قطعی ناجائز، اور حرام وغیرہ وغیرہ سب ہی کچھ کہا مگر ثالث کا تقرر گوارا نہ کیا۔ کیونکہ انکو روپیہ بہت زیادہ عزیز ہین !!!۔

مقصد کبیر یعنی کچھ تحویل لینا تھا نہ کہ مباحثہ کا چیلنج دینا

(۱۷) یہ تحریر (یعنی تحریر حقانی نمبر۱) جو ۲۲ / مارچ کو لکھی گئی اور ۲۳ / مارچ کو مرزا صاحب کی خدمت مین پہنچا دی گئی تھی اسکی تحریرات۔ مورخہ ۲۰ / مارچ و ۲۱ / مارچ کا مکمل اور لاجواب جواب ہے جسکے مطالعہ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ مرزا صاحب کا مقصد حقیقی کچھ دیکر وفات مسیح کا فتوی لینا تھا نہ کہ اثبات حیات مسیح کے لئے انعامی چیلنج دینا۔ ثبوت کیلئے دیکھو ضمیمہ رسالہ ہذا۔

کبیر کی پریشانی کا خاص نظارہ

(۱۸) مین نے تحریر مذکور کے جواب کیلئے متعدد مرتبہ تقاضا کیا۔ مگر مرزا صاحب طرح طرح سے طرح دیتے رہے۔ کبھی بالکل خاموش ہو گئے۔ کبھی کہا کل جواب دونگا۔ کبھی کہا مین جواب دے چکا ہون کبھی کہا جواب آپکے نوکرون سے فراموش ہو گیا ہے۔ کبھی کہا آپکی کل تحریرات چھپنے کیلئے قادیان بھیج چکا ہون کبھی کہا نقل بھیجدیجائے تو جواب دونگا۔ الغرض حیلے حوالے بہت کچھ کئے مگر جواب بن نہ آیا۔ ان باتون سے ناظرین مرزا صاحب کے لاجواب ہوجانیکا بطور خود اندازہ کر سکتے ہین۔

کبیر پر اتمام حجت اور سات تحریرون کے جواب کا مطالبہ

(۱۹) خاکسار نے مرزا صاحب کی آخری حجت کو بھی تمام کیا اور ۲ / اگست کو مندرجہ ذیل تحریرات بغرض جواب روانہ کر دین۔

۱۔ نقل مطلوبہ یعنی خط مورخہ ۲۲ / مارچ کی نقل جو تحریر حقانی نمبر۱ کے نام سے شایع کیجاتی ہے)

۲۔ جواب خط کبیر (مرزا صاحب کے خط مورخہ ۳ / جولائی کا مکمل جواب جو انھون نے نہایت جوش اور غیظ مین لکھکر بھیجا تھا) ۳۔ ردّ تحفہ کبیر (مرزا صاحب کی غلط روئداد مباحثہ مندرجہ اخبار فاروق قادیان مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۱ء کا مکمل جواب اور انکے بیس ۲۰ مغالطون کا انکشاف)

ضمیمہ تحفہ کبیر (ایڈیٹر فاروق کا جواب مع عملدرآمد مذکور کی تائید میں جو درج اخبار ہوا تھا اسکی تنقید اور واقعات صحیحہ کا اظہار)

ان تحریرات کے علاوہ ۲۳ مئی - ۳۰ جون اور ۲ جولائی کی تحریرات کا جواب بھی طلب کیا گیا کیونکہ یہ سب تحریرین آج تک لا جواب چلی آتی ہین۔

(۲۰) خاکسار کے مطالبہ پر مرزا صاحب نے نہایت جوش کیساتھ جواب کا وعدہ کیا اور یہ لکھا کہ "صرف ایک ہفتہ کے اندر جواب ارسال خدمت ہوگا" دیکھو کارڈ نمبر ۵ مورخہ ۳ اگست) مین نے اسی وقت اس کے جواب مین لکھ بھیجا کہ

"آپنے ایک ہفتہ کے اندر جواب ارسال کرنیکا وعدہ کیا ہے مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس تحریر کا جواب عنایت فرمایا جائیگا لہذا بطور یاددہانی عرض کرتا ہون جیسا کہ کئی مرتبہ پہلے بھی عرض کر چکا ہون کہ (۱) جملہ تحریرات مذکورہ بالا کا جواب مکمل عنایت فرمائیں اور (ب) انکو مع جواب طبع کرنیکا بھی انتظام مناسب کر دین اور چونکہ اخبار فاروق مین آپنے خود سلسلۂ تحریر قایم کر دیا ہے اس لیے اُسی اخبار مین یہ سب تحریرین درج ہونی چاہیئین۔ ورنہ رسالہ کی صورت مین چھپوائی جائین مین تو نصف خرچ دینے کیلئے تیار تھا۔ مگر ۵ جولائی کو آپ خود فرما چکے ہین کہ ہم کو خرچ کی ضرورت نہین"

(راقم کا کارڈ مورخہ ۵ اگست ۱۹۲۱ء)

(۲۱) مرزا صاحب کی تحریر مذکور سے کچھ امید ہو چلی تھی کہ خاکسار کی جو تحریرات ایک عرصہ دراز سے لاجواب چلی آتی ہین شاید انکے جواب کا اب وقت آگیا ہے کیونکہ عجب ہے کہ مرزا صاحب اپنا وعدہ پورا کرتے مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم مرزا صاحب نے کچھ سوچ کر اور اپنی نازک پوزیشن کو سمجھ کر اگلے ہی دن یعنی صرف ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اپنی پچھلی تحریر کو منسوخ کر دیا!!! اور چونکہ مرزا صاحب بقول خود انجیلی اُردو لکھتے ہین لہذا انجیلی اُردو مین حسب ذیل جواب لکھ بھیجا۔

"آپکا یہ مطالبہ کہ خادم کبیر دوسرا انجام نظیر آپکے ہر زہ و بیہودہ خواشی کا حرفاً حرفاً جواب تیار کرے بہر رعایت عام تسہیل مطالب کچھ نفع نہین دیکھتا بجز اخفاء در پیر اہن ...[illegible]"

(مورخہ ۵ اگست ۱۹۲۱ء)

جواب لکھنے کیلئے کبر کا جوش اور آج کی ... [illegible]

کبر کا جوش جو ۲۴ گھنٹے کے اندر کافور ہوگیا۔

سلہ اسکا حاشیہ اگلے صفحہ ۱۲

(۴۲) یہ ہے مرزا صاحب کے اکثر وعدون کی حقیقت اُنکو وعدہ یا تو دفع الوقتی ہوتا ہے یا کسی فوری
جوش کا نتیجہ جو آخرکار دُودھ کا سا اُبال ثابت ہوتا ہے ہم لوگ یہ سنتے چلے آتی ہین کہ خواہ مخواہ وعدہ کرنا ضروری
نہین - مگر وعدہ کرنیکے بعد اسکا ایفا نہایت ضروری ہے مگر یہان معاملہ بالعکس ہے وعدہ کرنا ضروری
مگر ایفا کی ضرورت نہین ہے!!

(۴۳) ناظرین با تمکین غور فرمائین کہ حضرت مرزا کبیر الدین احمد صاحب قادیانی مشنری کو ایک
معمولی انسان (یعنی خاکسار ضعیف البنیان) کی تحریرات کے جواب مین کیسی کیسی مصیبتون کا سامنا
نظر آتا ہے جنکو وہ متحمل نہین ہو سکتے خاکسار کی صرف ایک ہی تحریر مورخہ ۳ جون مین مرزا صاحب کے
لاجواب اور مبہوت ہو جانیکا "اظہر من الشمس" ثبوت ایسے عنوان سے پیش کیا گیا ہے کہ انکو کوئی مجال انکار باقی
نہین رہی یہی تو وجہ ہے کہ صاحب موصوف اُسکے جواب کا نام تک نہین لیتے اور دیگر تحریرات کے جواب
کی بھی ہمت نہین کر سکتے - مگر باوجود اسکے انکی تعلّی حیرت انگیز ہے - آپ اپنی ایک تحریر مین مجھکو مخاطب
کر کے لکھتے ہین "مین آپکو اور جملہ لکھنؤ کے مجتہدین کو یہ چیلنج دیتا ہون کہ اگر وے قرآن مجید اور احادیث
صحیحہ کہ جو مغائر قرآن مجید کے نہ ہو حضرت مسیح کی حیات دنیوی لوازمات بشریہ کے ساتھ ثابت کر
کر دکھا دین تو مبلغ چار سو روپیہ نقد اُسی وقت بطور شکرانہ ادا کر دونگا" (خط کبیر مورخہ ۳ جولائی)
اس خط کا جواب بھی نہایت تفصیل کیساتھ انکو پیش کیا گیا مگر جواب الجواب لکھنا مرزا صاحب کی عادت نہین ہے

(۴۴) اسوقت تحریر حقانی نمبر ۳ شائع کیجاتی ہے جس سے مباحثہ کے بعض اہم واقعات منظر عام پر آ جائینگے
"کبیری چیلنج" کی حقیقت کھل جائیگی قادیانی جماعت کی دفع الوقتی اور مغالطہ کا نقشہ نظر آ جائیگا اور اسکی
بعض خفیہ کارروائیون کا حال آئینہ ہو جائیگا چونکہ مرزا صاحب اس مباحثہ کے متعلق اخبارات مین غلط
خبرین اڑا رہے ہین جیسا کہ لکھا ہے ہین لہذا ضرورت ہے کہ خاکسار کی کل تحریرات شائع ہو جائین تا کہ اصلیت
ہر ناواقف کی واقعی کیفیت بخوبی واضح ہو جائے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی بالکل الگ ہو جائے
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب - ۶ اگست ۱۹۲۱ء خاکسار غلام الحسنین نقوی زیدی عفی عنہ

کبیری وعدون کی حقیقت

کبیر کی کمزوری اور تعلّی کا ایک منظر

راقم کی تحریرات کی اشاعت کی ضرورت

لہ مرزا صاحب کی ۴ اگست کی تحریر یہ نمبر ۵ درج ہے (دیکھو نمبر ۲ صفحہ ۱۰) مگر ۳ اگست کی تحریر پر نمبر ۵ درج ہے
گویا مرزا صاحب کے دفتر سے چوبیس گھنٹے کے اندر پانچ خطوط جاری ہوئے!! امر زائد کے سوا اور کوئی امر درستی کا نہین
۲ فریقین کی خط و کتابت میرے پاس محفوظ ہے جو صاحب چاہین ملاحظہ کر کے اطمینان کر سکتے ہین (غلام الحسنین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

تحریر حقانی نمبر ۱

تحریرات کبیر

جناب مرزا صاحب مکرم - سلام علیکم - آپ کی دو تحریریں جن میں سے ایک کے عنوان ۲۰ مارچ اور دوسری کے عنوان پر ۲۰ مارچ کی تاریخ ثبت ہو کل (۲۱ مارچ ۱۹۲۱ء کو) بوقت مغرب معرفت مولوی عصمت اللہ صاحب میرے پاس پہنچیں جن کا جواب دو حصوں میں عرض کرتا ہوں

(حصہ اول)

راقم کو جواب سے کبیر کی پہلو تہی

۱- جس طرح آپنے میری سب سے پہلی تحریر مورخہ ۱۷ مارچ کا مکمل جواب باوجود میرے اصرار کے عنایت نہیں فرمایا تھا اسی طرح پچھلی تحریر مورخہ ۱۹ مارچ کی کئی باتوں کے جواب سے بھی آپ پہلو تہی فرماتے ہیں - جب یہ صورت ہو تو میں آپکے جواب مکمل کے مطالبہ کو ملتوی کر کے صرف انہی امور کا جواب بالصواب عرض کرتا ہوں - جو آپنے ان دونوں تحریروں میں درج فرمائے ہیں -

تحریرات کبیر کا لب لباب

۲- (الف) خط زیر جواب کا لب لباب صرف دو باتیں ہیں -

اولاً آپ تقرر ثالث کی تجویز کو جس حیثیت سے کہ میں نے اسکو پیش کیا ہو حضرت مرزا صاحب کے مسلک کے خلاف سمجھ کر اسکو قماربازی اور حرام مطلق قرار دیتے ہیں -

ثانیاً - اس حقیر کو بجائے مباحثہ کے مباہلہ کی طرف بلاتے ہیں -

مرزا صاحب کی شرائط متعلقہ تقرر ثالث بقول کبیر -

(ب) امر اول کے متعلق آپکے الفاظ یہ ہیں :-

"حضرت مسیح موعود نے تقرر ثالث کا بھی اس شرط کے ساتھ منظور کیا ہو کہ ثالث خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر فیصلہ دے - اور اس بات کا اقبال کرے کہ اگر میں فیصلہ دینے میں غلطی پر ہوں تو خدا عرصہ یکسال میں مجھ پر عذاب مسلط کرے - اس صورت میں اگر مدت معینہ تک وہ ثالث عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جائے کہ جس نے میرے خلاف فیصلہ دیا تھا تو وہ روپیہ فریق مقابل کو ملجائیگا"

(خط کبیر - مورخہ ۲۰ - مارچ)

۳ (الف) جناب من - آپنے میری تحریر کو غور سے نہیں پڑھا - اور بالکل غیر متعلق جواب دیا میرے الفاظ یہ تھے -

حضرت مرزا صاحب نے تو اپنی جائداد کی شرط لگائی تھی کہ جو شخص بشرائط خاص براہین احمدیہ کا جواب لکھے اور تین مقبول فریقین منصف فیصلہ دیدین کہ جواب ہو گیا ہے تو اسکو حضرت ممدوح بلا عذر و حیلہ پنچ دس ہزار روپیہ کی جائداد پر قبضہ و دخل دیدینگے - کیا دیکھی تلمری تھی استغفر اللہ - بلکہ اگر مین نے یا کسی نے ثالث کی تجویز پیش کی تو کیا غضب کیا جو آپ اس قدر برافروختہ ہوتے ہین لہذا آپکے لئے تو تقرر ثالث مین کوئی حیلہ باقی نہین رہا - سنت حضرت جری اللہ کو قماربازی اور فعل حرام کہنے کی جرأت قابل حیرت ضرور ہے " (میرا خط مورخہ ۱۹ - مارچ نمبر ۱)

(ب) اس عبارت سے ظاہر ہو کہ میرا اشارہ حضرت مرزا صاحب کے ایک خاص اشتہار کی طرف تھا جس میں انھون نے اپنی کل جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ کو شرط پر لگو دیا تھا - مگر آپ حضرت مرزا صاحب کی مباہلانہ کاروائیوں اور انعامی رقموں کو زیر بحث لاکر دفع الوقتی فرماتے ہین میں اپنی تائید مین خود حضرت مرزا صاحب کو پیش کرتا ہون - اور اشتہار مذکور الصدر کو آپکے سامنے رکھتا ہون جسکی عبارت ذیل آپکی توجہ خاص کی محتاج ہے - حضرت ممدوح ارشاد فرماتے ہین -

(ج) " مین جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہون یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب مذاہب اور ملت کے جو حقانیت قرآن مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہین اتماماً للحجۃ شائع کرکے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہون کہ اگر کوئی صاحب منکرین مین سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین و دلائل مین جو ہم نے دربارہ حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اسی کتاب مقدس سے اخذ کرکے تحریر کی ہین اپنی الہامی کتاب مین سے ثابت کرکے دکھلا دین یا اگر تعداد مین انکے برابر پیش نہ کرسکین تو نصف انکے یا ثلث انکے یا ربع انکے یا خمس انکے نکالکر پیش کرے - یا اگر بکلی پیش

راقم کے خط مورخہ ۱۹ مارچ کا ایک مفید اقتباس

بیرنگ کا دفع الوقتی اور مغالطہ کا انکشاف

مرزا صاحب قادیانی کے ایک اشتہار کا ضروری اقتباس

کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتون
مین بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دین
کہ ایفائے شرط جیسا کہ چاہیے تھا ظہور مین آگیا۔ تو مین مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذر و
حیلے اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دیدونگا۔"

(براہین احمدیہ مطبوعہ بار چہارم۔ مطبع بدر لاہور۔ صفحات ۱۷ لغایت ۲۲

۲۸ الف) اسکے بعد مرزا صاحب نے اپنے ان دلائل کی (جو وہ لکھنے والے تھے) نوعیت کی تشریح کر کے اسکو بذریعہ تمثیل واضح کیا ہے۔ مگر اس مین یہ مضمون کہین نہین ہے کہ (۱) تین منصف خدا کی قسم کھا کر فیصلہ کر دین (۲) بصورت غلطی فیصلہ انکیلئے ایکسال تک عذاب نازل ہونیکی دعا کرین۔ (۳) اگر ایسا عذاب نازل نہ ہو تو ایکسال کے بعد فریق مقابل کو روپیہ دیا جاوے۔

(ب) پس جبکہ مرزا صاحب کے اشتہار مذکور مین ان تینون باتون مین سے مطلق کسی ایک بات کا بھی ذکر نہین تو آپ ان باتون کو درمیان مین لا کر تقرر ثالث کے سوال کو کیون اڑانا چاہتے ہین؟ مجھے سردست اس امر سے کوئی بحث نہین کہ یہ تینون شرائط کہان تک حق بجانب ہین؟ کس حد تک قابل عمل ہین؟ اور آیا ان شرطون کی وجہ سے فریق مقابل کو کسی رقم کا ملنا ممکن بھی رہا یا نہین؟ مین تو صرف اسقدر عرض کرتا ہون کہ حضرت مرزا صاحب کے اشتہار مین ان شرائط کا نام و نشان بھی نہین لہذا آپکو بھی ثالث کا تقرر بلا شرائط مذکورہ قبول کر لینا چاہیے۔ البتہ اگر آپ کمزور تاویلین پیش کرنیکی بجائے صاف صاف کہدیتے کہ رقم کا لکھا جانا ٹھیک تھا لیکن اسکا ادا کرنا مقصود نہ تھا۔ اور نہ فریق مقابل کی طرف سے مطالبہ کی توقع تھی۔ تو مین تقرر ثالث پر کبھی اسقدر زور نہ دیتا۔ اور ہرگز یہ سوال نہ اٹھاتا۔

۵۔ افسوس یہ ہے کہ آپکا ارادہ تو کچھ اور تھا۔ اور ہو گیا کچھ اور۔ جیسا کہ ۲۷ مارچ کی شب کو آپ اقرار کر چکے ہین کہ چیلنج کا ارادہ تو تھا نہین۔ مگر مولوی عصمت اللہ صاحب کے کہنے سے یا بدون ... مین تو بغیر جا خر کے آپکی کچھ خدمت کرنا چاہتا تھا۔ خط در جواب مین بھی اس امر کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ جہان میری نسبت لکھا ہے کہ گویا آپکی بات کو مان لیتا تو

اشتہار مذکور مین شرائط پیش کردہ آپکا نام و نشان بھی نہین۔

تقرر ثالث کی نامنظوری کی وجہ اس امر کی کہ چیلنج کی رقم محض نمائشی تھی۔

تحدی کا پہلے ارادہ تھا کچھ اور نتیجہ ہو گیا کچھ

یہ مصیبت تحریر اور تقریر مناظرہ کی نہ ہوتی اگر اب کیا گیا جائے۔ جو مقدر
مین تھا ہوا"۔ (خط کبیر مورخہ ۲ مارچ)

جناب مین اسلئے تقریر یا تحریر یا مناظرہ شاید آپکے لئے موجب رحمت ہو مگر میرے لیے اور پبلک
کیلئے انشاء اللہ موجب رحمت ثابت ہوگا۔

۶۔ مرقوم یعنی مباہلہ کے متعلق عرض یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے نصارائے نجران کو بحکم الٰہی مباہلہ
کیلئے بلایا۔ مگر انھون نے صلح کرلی۔ اور جزیہ دینا قبول کیا۔ کوئی ایسی آیت یا حدیث میری
نظر سے نہین گذری جس مین مسلمانون کو باہم یا غیرون کے ساتھ مباہلہ کرنیکا حکم دیا گیا ہو
اسلئے مین تو کوئی مباہلہ نہین کرتا۔ ہان اگر حضرت مرزا صاحب کی یہی تعلیم ہے تو آپ نے اُنکو چیلنج دینا تھا
۷۔ آپکے خلط مبحث پر مجھے حیرت ضرور ہوتی ہے۔ بھلا اس مباحثہ کے چیلنج کو مباہلہ سے کیا
علاقہ ہے؟ کیا اس طرح حضرت مسیحؑ کی موت ثابت ہوجائیگی؟ البتہ عوام الناس سے اپنی
شخصیت منوانے اور شور مچانیکے لیے یہ ایک آخری حربہ ہے کہ دیکھو فلان شخص نے ہم سے
مباہلہ نہین کیا۔ لہٰذا ہم سچے اور وہ جھوٹا۔ جناب والا! آپکی ان باتون سے احمدیت کی
حقانیت پر کوئی روشنی نہین پڑ سکتی اس مقصد کے حاصل کرنیکے لئے آپکو حضرت مرزا صاحب
کی الہامی تعلیم پیش کرنی ہوگی۔

۸۔ (الف) میری کسی عبارت کا یہ منشا نہین کہ مین نبی کے ہر فعل کو اُسکی اُمت کے لیے
قابل تقلید یا واجب العمل قرار دیتا ہون۔ کیونکہ بعض باتین نبی کی خصوصیات مین داخل
ہوتی ہین جن مین اُمت شریک نہین ہوسکتی۔ ہمارا یہ بھی مطلب نہین کہ آپ حضرت مرزا صاحب
کے ہر فعل کی تقلید ضروری کرین۔ اور نہ مین آپ کو اُسکی تعمیل پر مجبور کرتا ہون۔
(ب) یہ دعوے تو حدت اسقدر ہے جسکو پہلے بخوبی ثابت کرچکا ہون) کہ تقرر تاریخ
کی تجویز جس تجویز سے مین نے اُسکو پیش کیا ہے خود حضرت مرزا صاحب کا فعل ہے۔ اور اسی
اُنکے فعل کو مکروہ۔ ناجائز۔ ناپسندیدہ۔ حرام۔ اور قمار بازی قرار دینا آپکو زیبا نہین
فرمائیے اس پر آپکو کیا اعتراض ہے اور اس کی تعمیل مین کونسا امر مانع ہے؟
۹۔ (الف) ایک طرف جبکہ مین آپکے اس جملہ کو دیکھتا ہون کہ

مباہلہ کی بابت راقم کا جواب

کبیر کا خلط مبحث اور قادیانی مباہلہ کا منشا۔

فعل نبی کو واجب العمل ہونیکی بحث

تقرر تاریخ کی بابت مغالطہ کبیر کا انکشاف

کبیر نے پیر کے فعل کو

قماربازی اور حرام بتاتے ہین!

"ہان اگر قماربازی کی جائے تو بے شک ثالث کی ضرورت ہے جسکو مین قطعی ناپسند کرتا ہون"

(خط کبیر مورخہ ۱۸ مارچ - آخری فقرہ -)

اور دوسری طرف حضرت مرزا صاحب کی اس عبارت پر نظر ڈالتا ہون کہ -

"اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہون کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں ... (ستمبر اہین جدید صفحات ۱۸ - ۱۹ -)" تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہین رہتی کہ حضرت مرزا صاحب تو تقرر ثالث کی تجویز کو عہد جائز شرعی فرمایئن - اور آپ انکی تجویز کو قماربازی اور حرام بتایئن!

چھوٹا منہ بڑی بات!

(ب) اسی کو کہتے ہین چھوٹا منہ اور بڑی بات - یہ بڑا بول در کبیر کے منہ سے نکلے! کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون الا کذبا - لہذا باادب تمام ملتمس ہون کہ آپ آیندہ محتاط رہین - ہان اگر اس خیال سے کہ شاید منظور رد بے وینے پڑجایئن آپ ثالث کو نامنظور کرتے ہین تو کچھ مضائقہ نہین - اور مجھے بھی اُس صورت مین کوئی اعتراض نہ ہوگا -

مباہلہ کا سوال مکرر پیش ہوتا ہے

۱۰ - (الف) آپنے تتمہ خط مین پھر مباہلہ پر زور دیا ہے اور مکرر یہ سوال پیش کیا ہے کہ "ہمارے محمد احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ختم المرسلین ہین نجران کی عیسائیون سے مباہلہ منظور کر لیا تھا تو کیا آپ یا شیعہ صاحبان کیہین ہے کوئی شخص مباہلہ کیلئے آمادہ ہوسکتا ہے" (ضروری التماس از کبیر - مورخہ ۲۱ مارچ)

سوال مکرر کا جواب

(ب) اسکا جواب تو پہلے دیچکا ہون مگر بہتر ہوگا کہ آپ اپنے قلب اور ضمیر سے بھی اس بارہ مین فتوے لے لین کہ

کیا اس سوال کے بار بار سوال حل ہوگیا؟ کیا تقرر ثالث کی تجویز قماربازی ثابت ہوگئی؟

کیا مرزا صاحب کا فعل درباب تقرر ثالث ناقابل عمل یا ناممکن التعمیل ثابت ہوگیا؟

کیا آپ کو تجویز تقرر ثالث سے سبکدوشی کا کوئی نیا پہلو ہاتھ آگیا - یقیناً نہین -

کبیر کی بے سود خامہ فرسائی

درحقیقت جب ان سوالون کا جواب نفی مین ہے تو کیون آپنے کاغذ کا نصف تختہ اس سوال کیلئے صرف کیا؟ کیون دوات وقلم کو زحمت دی؟ اور کیون آپنے تحریر کی زحمت اُٹھائی -

کبیر کی چاپلوسی کا نمونہ

۱۱ - (الف) ۱۸ مارچ کو وقت شب آپ میرے اس سوال کے جواب مین کہ کیا علامۃ العلوم

لکھنؤ مین اہل علم کی کمی تھی۔ جو آپنے ایک عاجز غریب الوطن کو چیلنج دیکر مباحثہ کیلئے بلایا؟
آپنے یہ جواب دیا تھا کہ "مین آپکو قبلہ سید ناصر حسین صاحب سے کچھ کم نہین سمجھتا ہون!" اگرچہ
یہ الفاظ حقیقت سے بہراحل دور تھے مگر آپکی زبان سے نکلے ضرور تھے۔ اور اگر مین عقل سے بالکل خالی
ہوتا تو اس غلط اور بے معنی تعریف سے متاثر ہوکر فوراً آپکا مقلد بن جاتا اور آپکے فتوی پر آنکھ بند
کرکے دستخط کر دیتا۔ پھر کسی بات کی کمی نہ تھی۔ مجتہد العصر والزمان بلکہ افضل المجتہدین کا خطاب
تو آپکی سرکار سے ملجاتا! اور وہی شل ہوتی۔

"من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو"

(ب) مگر آج معاملہ بالعکس نظر آتا ہے اور مباہلہ کے چیلنج کے ساتھ ہی آپ میری نسبت لکھتے ہین
"اب اگر یہان کی شیعہ جماعت بھی اپنا ایک ایسا قائم مقام کھڑا کرین کہ جسکی
فتح و شکست لکھنؤ کے کل شیعہ صاحبان پر حجت ہو تو حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت
حاصل کرکے مذکورہ بالا صورت قائم ہو سکتی ہے لیکن صرف ایک معمولی آدمی
کیلئے کہ جسکا اثر وسیع دائرے پر مشتمل نہو حضرت رب العزت سے فیصلہ نہین مانگا
جا سکتا۔ ہان اگر مذکورہ بالا صورت آپ قائم کرین تو مین لکھتا ہون کبیر الدین احمد
دربار خلیفۃ المسیح کی خدمت مین تحریر کرکے مذکورہ بالا صورت کیلئے سلسلہ
جنبانی کرون۔ آپکے جواب کا منتظر ہون" (خط کبیر مورخہ ۲۰ مارچ)

(ج) مرزا صاحب۔ انصاف کیجئے آپ اپنی زبان سے کل جس شخص کو حضرت مولانا الحفیظ
مولانا و مقتدانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ سے مساوی درجہ عطا فرما چکے ہین آج اسکو
صرف ایک معمولی آدمی کا درجہ دیتے ہین۔ کچھ اسکی وجہ بھی ارشاد ہو ۔

ہین آج کیون ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند گستاخی فرشتہ ہماری جناب مین

اسکا جواب شاید آپ یہی دینگے۔ کہ ہم موقع کو دیکھتے ہین جس موقع پر جو بات مناسب ہوتی ہے
کہدی ہم پر گرفت کیون کیجائے (مصرعہ) "ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد"

(د) کیسی عجیب بات ہے کہ مباہلہ کی دعوت بھی دیجاتی ہے! اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ
اس سے روکا بھی جاتا ہے! اب چیلنج دیاجاتا ہے تو ایسے شخص کو جسے یہان کا بہنو دالا

لکھنؤ کی شیعہ جماعت کو دعوت مباہلہ

عجیب دو رنگی چال

ایہام تبسم کی ایک عمدہ مثال

نہین اور جانیکے لئے تیار ہی - جناب من اگر چیلنج دینا ضروری ہی تو لکھنؤ کی شیعہ جماعت کو دعوت دیجئے کہ وہ اپنا قائم مقام پیش کرین یہین تو انکا قائم مقام نہین ہون مجھے تو آپنے بغرض مباحثہ بلایا تھا سو مین حاضر ہون - مباحثہ کے سوال مین مباہلہ کی پخ لگانا کہین مباحثہ سے پہلو تہی تو نہین ہی !

(حصہ دوم)

کبیر کا تجاہل عارفانہ

۴۳ (الف) اب آپکے خط کے باقیماندہ حصہ کا جواب تحریر کرتا ہون - آپ نے میری کسی بات کا جواب صاف تو دیا نہین صرف حسب ذیل ریمارک کیا ہی :-

"یہ نہین معلوم ہوتا کہ آیا خواجہ صاحب نے حالت صحو یعنی بیداری اور ہوشیاری یا حالتِ محو یعنی بے خبری اور بے اختیاری مین تحریر کیا ہو یا صرف مغالطہ عام عوام الناس کیلئے یہ طریق پسند کیا ہی پس میرے نزدیک ضعف اسکا ثابت ہی - کیونکہ بلا ثبوت حصر کل فقیر کبیر پر کرنا کہ میری توہین کی گئی درست نہین"

(خط کبیر مورخہ ۲۰ مارچ)

اس تجاہل کا ثبوت

(ب) یہاں آپ تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہین - ثبوت درکار ہی تو بسم اللہ وہ بھی حاضر ہی

(۱) مولوی عترت حسین کے ذریعہ رشوت دینے کی کوشش

(۱) آپ نے ۱۴ مارچ کو بوقت دوپہر سلطان المدارس لکھنؤ مین پہنچکر مولوی عترت حسین صاحب متعلم مدرسہ مذکور سے کہا کہ اگر آپ فاتح سیج کے فتوے پر خواجہ غلام الحسنین کے دستخط کرا دین تو مین اُن کو تیس ۳۰ روپے مٹھائی کھانے کیلئے دونگا -

(۲) میان احمد علی کے ذریعہ رشوت دینے کی کوشش

(۲) آپنے ۱۵ مارچ کو دس اور گیارہ بجے کے درمیان لاٹوش روڈ پر جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب کی کوٹھی کے قریب میاں احمد علی ولد میان خدا بخش مرحوم (ساکن موضع سادھوکی ضلع مظفر پور) سے بھی یہی بات کہی کہ اگر خواجہ غلام الحسنین فاتح سیج کے فتوے پر دستخط کر دین تو مین ان کو تیس ۳۰ روپے دے سکتا ہون -

(۳) مولوی عصمت اللہ کے ذریعہ سے رشوت دینے کی کوشش

(۳) آپنے ۱۶ مارچ کی سہ پہر کو مولوی نظام الدین حسن صاحب کی کوٹھی پر یہی بات مولوی عصمت اللہ صاحب سے کہی اور پچاس ۵۰ روپیہ کے نوٹ انکے سامنے پیش کر دیئے اور یہ کہا کہ خواجہ غلام الحسنین سے آپکے تعلقات ہین آپ انکو پچاس روپیہ دیکر موت سیج

کے فتوے پر انکے دستخط کرا دیجیے۔

(۴) کبیر کے انعامی چیلنج حقیقت

(۴) جب مولوی صاحب نے اس بات کو قبول نہ کیا اور یہ کہا کہ وہ ایسے آدمی نہین جو اپنے عقیدہ کے خلاف روپیہ لیکر دستخط کر دے تو آپ نے میرے نام ایک چیلنج لکھا کہ اگر مین قرآن سے حیات مسیح ثابت کر دون تو آپ پچاس روپیہ دینگے۔ مگر مولوی عصمت اللہ صاحب نے کہا کہ پچاس روپیہ تو ایک فتوے پر محض دستخط کرنے کو آپ پیش کرتے تھے۔ اثبات حیات مسیح از قرآن مجید بہت بڑا کام ہے۔ اسکے لیے سو روپیہ ہونے چاہیئن۔ چنانچہ آپ نے اسیوقت مولوی صاحب موصوف کے سامنے لفظ "پچاس" کو کاٹ دیا اور "ایکسو" بنا کر اپنے دستخط کر دیئے وہ چیلنج میرے پاس موجود ہے جس مین اسی طرح کاٹ کر رقم بنائی گئی ہے۔

(۵) چیلنج کے بعد کبیر کی پشیمانی

(۵) پھر ان الفاظ کو یاد کیجیے جو ۱۰ مارچ کو بوقت شب ۹ بجے کے قریب مولوی نظام الدین صاحب کے مکان پر موجودگی مولوی عصمت اللہ صاحب آپ نے فرمائے تھے۔ اور یہ اقرار کیا تھا کہ مین تو آپکو چیلنج دینا ہی نہین چاہتا تھا۔ یہ تو مولوی عصمت اللہ صاحب کی رائے سے ہوا مین تو بغیر اس کے ہی آپ کی کچھ خدمت کرنا چاہتا ہون"۔

(دیکھو خط مورخہ ۱۹ مارچ عنوان نمبر ۲)

(۶) پشیمانی کا دوسرا ثبوت

(۶) نیز شب گذشتہ (۲۱ مارچ) کے ان الفاظ پر بھی غور فرمایئے جو آپ نے الحقیقت کہے تھے جبکہ مین مولوی عصمت اللہ صاحب کی معیت مین آپ سے ملا تھا اور آپ نے کہا تھا کہ اگر آپ ایک عبارت پر دستخط کر دیتے تو مجھے چیلنج دینے کی ضرورت نہ ہوتی اور اب بھی دستخط کر دین تو مناسب ہے۔ آپ ہمارے مہمان ہین آپکی خدمت ہمارا فرض ہے"۔

واقعات کا مذکورہ بالا کی حقیقت

۱۳ ایسے نو واقعات کو بوست کندہ بیان کر دیا۔ اب تو ہر صغیر و کبیر پر حضرت کبیر کی تحریر کا ضعف اور خاکسار کے قول کی قوت کالشمس فی وسط النہار ظاہر آشکار ہو جائیگی۔ کیا حضرت کبیر خلفا ان واقعات کا انکار کر سکتے ہین؟ اور کیا اب بھی وہ کہہ سکتے ہین کہ خاکسار نے بلا ثبوت انپر الزام اوہین قائم کیا ہے؟ کیا اب بھی وہ عوام الناس کو مغالطہ دیسکتے ہین؟ ایک شریف کی اس سے بڑھ کر اور کیا

تو یہ ہو سکتی ہے کہ اُسکو ضمیر فروشی کی ترغیب دیجائے اور لوگوں کو مسلط کیا جائے کہ اس قدر رقم دیکر فلان شخص سے فلاں فتوے پر دستخط کرا لاؤ!!! نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیّات اعمالنا۔

۱۴۔ مزید افسوس یہ ہے کہ لوگوں نے آپکو جتا یا کہ خاکسار اپنے عقیدہ کے خلاف کبھی بھی تحریر پر دستخط نہیں کریگا پھر بھی آپ مُصر رہے۔ اور مٹھائی کے نام سے بہ الفاظ پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ تیس ۳۰ روپیہ سے ایکدم بچاس پر پہنچ گئے اور اگر مباحثہ کا چیلنج جسکو مصلحت آلہی نے آپکے ہاتھ پکڑ کر لکھوا دیا تھا) فی الفور میرے پاس نہ پہنچ جاتا تو معلوم نہیں یہ رقم اضعافاً مضاعفہ کہاں تک پہنچتی؟ کیا ابھی آپ فرمائیں گے کہ خواجہ غلام الحسنین نے بیخودی و بے اختیاری کی حالت میں خط لکھا تھا؟ (دیدہ باید)

۱۵ اے معزز دوست! ایسی ایسی کار روائیوں سے مذہب کی قوت صداقت ثابت نہیں ہو سکتی جو لوگ وفاتِ مسیح کے قائل ہوں آپ اُن سے فتوے طلب کریں۔ کون آپکو روکتا ہے؟ مگر مٹھائی کے نام کو بالاخفا ظاہر پیش کر کے فتوے لینا یقیناً ناجائز و قطعاً حرام ہے۔ اور آپنے بھی اپنے خط مورخہ ۲۰ مارچ میں تسلیم کیا ہے۔ مگر عمل اس کے خلاف ہوا ہے۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

۱۶۔ اسم آلہی یہ میثاق کی بحث سو جب آپکے وکیل اُس کی بحث اُٹھائے گا۔ اُس وقت جواب عرض کر دوں گا آپ کو کیا جواب دوں؟ آپ تو چیلنج دینے کے بعد خاموش ہو گئے ہیں لو مباحثہ کا تمام بار اپنے وکیل بابو خیر الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ پر ڈال کر سبکدوش ہو چکے ہیں۔

۱۷۔ آخر میں آپنے ایک ناقص جملہ پر اپنے خط کو ختم کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے:

"سو تمنا کرتا ہوں آپ سے اور پھر جب دعا آپ کو دوں گا۔" (خط کیر مورخہ ۲۰ مارچ کا آخری فقرہ)

بظاہر یہ ایک نمونہ ہے آپ کی پریشانی بیچینی بے اختیاری بیخودی کا۔ ورنہ جملے کے ناتمام رہ جانے کو کیا معنی نتیجہ کچھ ہی نکلے جواب میں صرف اس قدر عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ آپ جو دعا چاہتے ہیں اُس فقیر کے حق میں طلب فرمائیں۔ فقیر آپ کو ہمیشہ دعائے خیر ہی سے یاد کرے گا ۔

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا ‌ ‌ اور درویش کی صدا کیا ہے؟

راقم الحروف خاکسار غلام الحسنین پانی پتی

ثنوت دینے پر کیر کا
عمل اصرار

ایسی کار روائیوں سے
قادیانیت کی صداقت
ثابت نہیں ہو سکتی

آیۂ میثاق کی بحث

کیر کی حیرانی کا
نظارہ

خاتمہ نتائج تحریر حقانی نمبر ا

تحریر حقانی کے مطالعہ سے ہر صاحب بصیرت پر مفصلہ ذیل امور بالکل روشن اور مبرہن ہو جائیں گے ۔ اوّلاً ۔ مرزا بشیر الدین احمد صاحب کا مقصد اصلی مجھ سے وفات مسیحؑ کا فتوے لینا تھا ۔ نہ کہ اثبات حیات مسیحؑ کے لیے چیلنج دینا ثانیاً ۔ انھوں نے یہ چیلنج کسی غلط فہمی کی وجہ سے دیدیا تھا اور وہ چیلنج دیکر پچھتائے ۔ جیسا کہ اُن کی تحریر و تقریر سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ ایک موقع پر فتوے لینے کی بابت لکھتے ہیں کہ اگر آپ تجلی حق عیاں کو تحریر فرما دیتے اور ہمارے ملا باقر مجلسی؎ کے بیان اور تفسیر کو جو اس تحدیث میں اپنی قبول فرما لیتے تو یہ مصیبت تحریر اور تقریر مناظرہ کی نہ ہوتی مگر اب کیا کیا جاوے جو مقدر میں تھا ہوا ۔" (تحریر کبیر مورخہ ۲۰ مارچ)

ثالثاً ۔ چیلنج دینے کے علاوہ اس بات کی بہت کوشش کرتے رہے کہ خاکسار کو مٹھائی کے نام سے کچھ رشوت دیکر وفات مسیحؑ کے فتوے پر دستخط لے لیں جس میں انکو ناکامیابی ہوئی ۔ رابعاً ۔ چیلنج ہو دینے کے بعد بھی انکی کوشش جاری رہی تا بہ لا حنظلہ پیش کر کے مجھ سے فتوے حاصل کر لیں (بلکہ ماہ گذشتہ تک کوشش جاری رہی دیکھو ضمیمہ تحریر حقانی) خامساً ۔ مثل دیگر قادیانی حضرات کے مرزا بشیر الدین صاحب بھی حضرت مسیحؑ کی وفات کے اثبات وغیرہ پر بحث کرنے سے پہلو بچاتے ہیں ۔ سادساً ۔ قسم شکر بہ مبلغ یکصد روپیہ محض ایک نمائشی قسم تھی جس کا ادا کرنا مقصود نہ تھا ۔ سابعاً ۔ ثالث کو مقرر نہ کرنے کی بابت مرزا صاحب کے کل عذرات و مغالطات ناقابل سماعت ہیں جو ایک ایک کر کے رد کیے گئے ۔ ثامناً ۔ مرزا صاحب نے خود حضرت مسیح قادیانی کے فعل (تقرر ثالث) کو "قمار بازی" "قطعی ناجائز" وغیرہ قرار دیدیا ۔ تاسعاً ۔ مرزا صاحب نے خاکسار کی ذات پر ناواجب حملہ کرنے کے علاوہ مذہب شیعہ پر بھی ایک افترا اور بہتان باندھا کہ حق الیقین میں لکھا ہے کہ امام عصرؑ کی امامت کو منوانے کے لیے رشوت سے کام چلے تو دام دینا چاہیے ۔ حالانکہ خود مرزا صاحب مٹھائی کے نام سے رشوت دینے کے درپے رہتے ہیں) عاشراً ۔ مرزا صاحب نے لاجواب ہو کر بجائے مباحثہ کے مباہلہ کی دعوت دی جسکو مباحثہ کے سوال سے کوئی تعلق نہ تھا فقط (خاکسار غلام الحسنین پانی پتی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ تحریر حقانی نمبر ا

چو خود کردند راز خویشتن فاش — عراقی را چرا بدنام کردند

افشائے راز کبیر ۔ گواہان معتمد کی تحریر فتوے لینے کے لیے رشوت دینے کی تدبیر ۔

؎ ملا باقر مجلسی کے کلام کو مرزا صاحب نہیں سمجھے ۔ اسکی کیفیت کسی دوسری تحریر میں ظاہر کی جائیگی (منہ)

(۱) مولوی عترت حسین صاحب کی تحریر — سلطان المدارس لکھنؤ ۲۱ مارچ ۱۹۲۱ء

جناب ثقۃ العلماء الاعلام جناب خواجہ غلام الحسنین صاحب قبلہ دام مجدکم العالی - بعد سلام
مسنون الاسلام معروض آنکہ بجواب استفسار جناب عالی عرض یہ ہے کہ بروز دوشنبہ بتاریخ ۳ رجب ۱۳۳۹ھ
مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء بوقت دوپہر ایک صاحب جنکا نام مرزا کبیر الدین احمد بتاتے تھے اس استفتاء پر کہ
حضرت عیسیٰ نے وفات پائی جناب مولانا و مقتدانا السید محمد باقر صاحب قبلہ مجتہد العصر سے دستخط کرانے
کے لیے سلطان المدارس میں آئے اور مجھ سے دریافت کیا کہ جناب مولانا کہاں تشریف رکھتے ہیں
میں نے کہا کہ آج مدرسہ میں تعطیل ہے اور جناب ممدوح مکان ہی پر تشریف رکھتے ہونگے اسکے بعد مرزا
صاحب موصوف نے کہا کہ اگر آپ یا کوئی اور اس استفتاء پر جناب ممدوح سے دستخط کرا دیں تو میں انکو مٹھائی
کھانے کے لیے بیس روپیہ تک دینے کو تیار ہوں میں نے کہا آپ خود ہی براہ راست عرض کریں تو یہ جواب پائیں یا کہ میری
درخواست پر جناب ممدوح بھی یقین کرینگے اور آپکے کہنے سے بآسانی دستخط کر دینگے - میرے اس استفسار پر کہ دستخط
کرانے سے آپکا مقصد کیا ہے انھوں نے یہ کہا کہ آجکل گورنمنٹ کا اس امر پر بہت زور ہے کہ حضرت عیسیٰ
زندہ ہیں اور آنحضرت وفات پا گئے اسلیے اب حضرت عیسیٰ رجعت کرینگے اور موت عیسیٰ کے فتوی کی وجہ سے
بہت انگریز بھی مسلمان ہو جائیں گے - مگر جب میں نے یہ سوال کیا کہ ایسے فتووں سے گورنمنٹ اور انگریزوں پر کیا
اثر پہنچیگا تو اسکا جواب مرزا صاحب نے کچھ نہ دیا - بعد ازاں میں نے کہا کہ ہم حضرت امام مہدیؑ کو بھی زندہ
مانتے ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ قریب قیامت ظہور فرمائیں گے تو اسکے جواب میں انھوں نے یہ کہا کہ
امام کو زندہ مانتے اور انکے ظہور کا اعتقاد رکھنے میں فرق ہے میں نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ دونوں کا دنیا میں
دوبارہ آنا یکسان حکم رکھتا ہے - اسکے جواب میں مرزا صاحب نے کہا کہ دیکھیے صاحب آپ تو مباحثہ کرنے لگے میں مباحثہ
کے لیے نہیں آیا - اثنائے گفتگو میں آپکا ذکر خیر بھی آ گیا - تو انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اگر آپ خواجہ صاحب کے دستخط
بھی اس پر کرا دیں تو میں مٹھائی کے لیے انکو بھی بیس روپیہ تک دینے کے لیے تیار ہوں پھر یہ کہا کہ آپ مجھے انکے
پاس لے چلیں میں نے کہا آجکل خواجہ صاحب یہاں نہیں ہیں - ضلع فیض آباد میں تشریف رکھتے ہیں - انکے
بھائی ہیں آپکو انکے پاس لیچلوں گا آخر میں مرزا صاحب نے مجھ سے کہا کہ خیر اسوقت آپ خود ہی دستخط کر دیں اور دیگر حضرات سے
کرا دیں تو آپکو بھی اسی قدر رقم مٹھائی کے لیے دینے کو تیار ہوں اور چونکہ آپکے مجتہدین کے دستخط اس پر
موجود ہیں اس لیے آپکو دستخط کرنے میں کیا تامل ہے؟ میں نے کہا میرے دستخط سے آپکو کیا فائدہ ہوگا تو جواب دیا کہ

بھی کام ہو آپ کے درجہ کے طالب العلم ہیں یہ کہکر مرزا صاحب رخصت ہوئے - عترت حسین عفی عنہ بقلمہ متعلم سا

تصدیق ۱۹ مارچ ۱۹۲۱ء کو مولوی خواجہ عترت حسین صاحب متعلم مدرسہ سلطان المدارس نے جناب

مذکور اپنے قلم سے لکھی ہیں اور میرے سامنے لفظ بلفظ تصدیق کی۔ حررہ الاحقر محمد رضا

(جناب مولانا السید محمد رضا صاحب قبلہ نقابہ معلم سلطان المدارس)

(۲) بیان احمد علی صاحب کی تحریر بجناب خواجہ صاحب مکرم و معظم السلام علیکم - ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

مرزا کبیر الدین احمد صاحب احمدی لاٹوش روڈ پر جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب کے مکان کے

دش ور گیا ہو کچھ دن کے درمیان مجھ ملے - دیر تک آپ کا اور مولوی عصمت اللہ صاحب کا ذکر کرتے ر

اور یہ بھی کہا کہ میں نے سلطان المدارس کے ایک طالب العلم سے بلکر کہا تھا کہ خواجہ غلام الحسنین صاحب

حضرت عیسیٰ ع کی موت کے فتوی پر دستخط کرا دو تو میں ان کو تیس روپیہ تک یدون گا اُنھوں نے جواب

کہ اس وقت خواجہ صاحب ضلع فیض آباد میں ہیں - ان کی واپسی کے بعد آپ کو ان کے

لے جاؤں گا طالب علم مذکور سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب ایک کتاب آئینہ تاریخ

لکھ رہے ہیں اسکے بعد مرزا صاحب نے پوچھا کہ خواجہ صاحب کے دوستانہ تعلقات کن کن لوگوں سے

اگر یہ بات مجھ کو معلوم ہو جائے تو میں انھیں لوگوں کے ذریعہ فتوی پر انکے دستخط لینے کی کوشش کروں میں

کہا کہ خواجہ صاحب تو ہرگز ایسا نہیں کریں گے وہ ایسے آدمی نہیں ہیں کہ روپیہ لیکر اپنے عقید

خلاف کسی فتوی پر دستخط کر دیں اسکے بعد مرزا صاحب کہنے لگے کہ ہم نے لکھنؤ اور فیض آباد وغیرہ کے شیع

چند فتوے حاصل کئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ع مر گئے ہم اور بھی فتوی لینے کی کوشش کر رہے ہیں - ا

شخص فتوی پر دستخط کر دیتا ہے ہم اسکو تیس روپیہ تک دیدیتے ہیں اگلے روز سہ پہر کے وقت مرزا

کبیر الدین احمد صاحب جناب مولوی عصمت اللہ صاحب سے ملنے کی غرض سے جناب مولوی نظام الدین

صاحب کے مکان پر تشریف لائے اور دیر تک مذہبی گفتگو کرتے رہے - اور جناب مولوی صاحب کے سا

تیس روپیہ کے نوٹ پیش کر کے کہا کہ خواجہ صاحب سے آپکے دوستانہ تعلقات ہیں - مہربانی کر کے

انھیں وفات مسیح کے فتوی پر دستخط کرا دیجئے - یہ رشوت نہیں ہے بلکہ ایک عالم دین سمجھکر ان

کی جاتی ہے - مگر مولوی صاحب نے بھی وہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا کہ خواجہ صاحب ایسے فتو

دستخط نہیں کریں گے - ہاں اگر آپ ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کرنا چاہیں تو غالباً وہ انکار نہیں کر

بعینہ مرزا صاحب نے اُسی وقت ایک چیلنج آپ کے نام لکھا کہ اگر آپ قرآن سے حضرت عیسیٰ ؑ کی زندگی ثابت
کر دیں تو میں آپ کو حاضرین مجلس کے سامنے پچاس روپیہ دیدوں گا۔ مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ پچاس روپیہ
تو موت مسیح کے فتوے پر دستخط کرنے کے عوض میں آپ پیش کرتے تھے۔ حیات مسیح ؑ کے ثابت کرنے کے لیے تو کم
سو روپیہ کا وعدہ کیجیے۔ اس پر مرزا صاحب نے لفظ پچاس کاٹ کر سو بنا دیا۔ اس گفتگو میں [illegible]
نے مولوی صاحب سے یہ بھی کہا تھا کہ آپ مباحثہ میں خواجہ صاحب کو کوئی مدد نہ دیں۔ مولوی صاحب
نے منظور کر لیا اور کہا کہ میں کوئی مدد نہیں دوں گا۔ اور مجھے کسی فریق سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔
یہ ہے اصلی کیفیت دو دن کے واقعات کی جو میرے سامنے پیش آئی۔ میری یہ تمام تحریر بحلف ہے فقط

احمد علی بقلم خود

تصدیق میں نے یہ تحریر میاں احمد علی ولد میاں خدا بخش ساکن موضع سادھوال ضلع
ہوشیار پور کے کہنے کے موافق لکھی ہے جسکو انھوں نے سُن کر اور پڑھکر دستخط کیے ہیں۔

سید اسد اللہ محلہ تیلیا نالہ بنارس ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

الامر کذالک۔ سید محمد محسن بقلمہ ساکن فتح پور ضلع بارہ بنکی۔

(۳) سید محمد مہدی صاحب کی تحریر۔ مجھے چند مرتبہ جناب مولوی خواجہ
غلام الحسنین صاحب پانی پتی کی تحریرات مرزا کبیر الدین احمد صاحب قادیانی
مبلغ کی خدمت میں پہنچانے کا اتفاق ہوا ہے۔ مرزا صاحب نے مجھ سے تذکرہ کیا کہ مولوی
خواجہ غلام الحسنین صاحب بہت بڑے عالم آدمی ہیں۔ اگر وفات مسیح ؑ کی بابت انکا
فتوے مل جائے تو میں تمام لکھنؤ کو الٹ دوں۔ ۱۱ جون سنہ ۱۹۲۱ء کی شب کو انھوں نے
یہ بھی کہا کہ ہم وفات مسیح ؑ کے فتوے کے لیے خواجہ صاحب کو تین سو روپیہ دے سکتے
ہیں اس سے زیادہ ہم نے کسی کو نہیں دیا۔ اور اثبات حیات مسیح ؑ کے واسطے چھ سو روپیہ
میں نے پوچھا کہ کیا آپ یہ روپیہ اپنے پاس سے دیتے ہیں تو انھوں نے جواب دیا نہیں
جس قدر روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے ہم قادیان سے منگا لیتے ہیں۔ اور یکم جولائی سنہ ۱۹۲۱ء
کی شب کو مجھ سے کہا کہ آپ سو روپیہ اسی وقت لے جائیں اور اپنی تعلیم میں خرچ کریں
اس کے بعد جو کچھ ضرورت ہو گی آپ کو دیا جائے گا۔ اور خواجہ صاحب کو وفات مسیح ؑ کے

فتوے کے معاوضہ مین چار سو روپیہ دے سکتے ہین - اور یہ رقم قادیان سے آ چکی ہے - مین مرزا
صاحب کی تمام گفتگو خواجہ صاحب سے بیان کر دیتا تھا - اور وہ کئی مرتبہ اپنی تحریرات
مین جو مرزا صاحب کے نام ارسال کی گئی ہین - اس قسم کے پیغامات پر نہایت سخت ناراضی کا اظہار
کر چکے ہین - مین اپنی اس تحریر پر حلف کرنے کے لیے آمادہ ہون اور اگر مرزا صاحب اس مضمون سے
منکر ہون تو مین اُن کو کسی مجمع عام مین اس کے خلاف پر حلف کرنے کے لیے طلب کرونگا

سید محمد مہدی مورخہ ۴ اگست ۱۹۲۱ء

(۴) سید نور الحسن صاحب کی تحریر - غالباً آخر اپریل ۱۹۲۱ء کا ذکر ہے کہ مرزا
کبیر الدین احمد صاحب ملازم ریلوے میرے مطبع مین ۳ بجون کے قریب تشریف لائے اور
دریافت کیا کہ جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ نے میرے خط کا کیا جواب دیا - جو
مین نے آپ کی معرفت اُن کی خدمت مین بھیجا تھا - مین نے کہا کہ مولانا نے یہ فرمایا کہ مرزا
صاحب خود میرے پاس تشریف لائین - اس کے جواب مین مرزا صاحب کہنے لگے کہ میرے
جانے کی کیا ضرورت ہے - آپ میرے خط کا جواب منگا دین - اس خط مین مرزا صاحب نے
مولانا ممدوح سے استدعا کی تھی کہ مسئلہ حیات وفات مسیح کے متعلق اطمینان کر دین اور بعض
آیات قرآنی کی تفسیر لکھدین - مگر زبانی مجھ سے یہ کہدیا تھا کہ اگر مولانا وفات مسیح کا فتوے لکھدین
تو مین پچاس ہزار روپیہ تک اُن کی نذر کر سکتا ہون مین نے یہ بات بھی مولانا سے کہدی تھی -
اس موقع پر سید محمد مہدی متوطن رائے بریلی بھی آگئے اور مین نے مرزا صاحب سے پوچھا کہ
آپ جناب مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب کو فتوے ممات مسیح کے معاوضہ مین روپیہ
کیون دینا چاہتے ہین - وہ تو اس بات سے نہایت ناراض ہین - اور کہتے ہین کہ مرزا
صاحب میری توہین کرتے ہین - یہ سُن کر مرزا صاحب شرمندہ ہوئے اور تھوڑے تامل کے
بعد کہا کہ مین تو علما کی خدمت کیا ہی کرتا ہون - خواجہ صاحب کی مالی خدمت بھی
عالم ہونے کی وجہ سے کرنا چاہتا ہون - ۱۲ مئی ۱۹۲۱ء سید نور الحسن مالک نور المطابع لکھنؤ

وما یأتیک حجۃ الا اوتواہ الاکبر منہا

سلسلۂ لاجواب

بفضلِ رحمانی و بتائیدِ ربانی بحمیقۃ لا ثانی احسنی

رسالۂ

تحریرِ حقانی بجوابِ کبیرِ قادیانی

نمبر ۲

مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب فاضل پانی پتی مترجم فلسفۂ تعلیم ہربرٹ اسپنسر کی لاجواب تحریر بنام مرزا بشیر الدین احمد صاحب قزلباش قادیانی مشنری مقیم لکھنؤ – مرزا صاحب کی تحریر مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۱ء کا مسکت جواب۔ مباحثہ متعلقۂ حیاتِ مسیح کے بعض اہم واقعات۔ قادیانی حضرات کی دفع الوقتی پہلو تہی حیلہ جوئی کمزوری و تعلی اور بعض خفیہ کارروائیوں اور تدبیروں کے دلچسپ تذکرے پیش کیے گئے ہیں

مع ضمیمہ و حواشی و تشریحات

یہ تحریر قادیانی اخبار فاروق جلد ۶ نمبر ۱۸ و ۱۹ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۱ء کے صفحات ۴ لغایت ۶ میں بھی شائع ہو چکی ہے مگر اس کا جواب نہیں دیا گیا جس سے تحریرِ مذکور کے لاجواب ہونے کی دلی تصدیق ہو گئی۔

۱۹۲۱ء

ملنے کا پتہ – مدرسۃ الواعظین – نخاس – لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

تحریر حقانی نمبر ۲

اشرف آباد محل لکھنؤ ۳ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

تمہید

جناب مرزا صاحب السلام علیکم و علی من لدیکم۔ آپ کا خط مورخہ ۲۷ اپریل مجھ کو بانی پت مین مل گیا تھا مین چند روز دراصل کتب خانہ کی ترتیب مین مصروف تھا بعدازان اتر دلہ (ضلع گونڈہ) ایک سفر درپیش جانے کے لیے آمادہ ہو کر سامان سفر درست کرنا پڑا ایک دن کیلئے قطع سفر کر کے یہان ٹھہر گیا آج دوپہر آیا تھا انشاء اللہ کل صبح اتر دلہ کو روانہ ہو جاؤن گا اس وقت کچھ فرصت ملی تو آپکے خط کا جواب لکھنے بیٹھا ہون اگر خدا کو منظور ہے تو کل منیجر صاحب اشرف آباد محل بذریعہ رجسٹری اس کو آپ کی خدمت مین بھیجدین گے۔

کبیر کا غیر سنجیدہ جواب اور تمسخر

(۱) الف۔ آپ میری کسی بات کا سنجیدگی سے جواب دینے کی بجائے مجھ کو بناتے اور چڑاتے اور اشتعال دلاتے ہین۔ آپ کو یاد ہوگا کہ قبل از مباحثہ بھی بموجودگی مولوی عصمت اللہ صاحب ایک روز بوقت شب اپنے خاکسار کی نسبت یہ فرمایا کہ "میں آپ کو قبلہ سید ناصر حسین صاحب سے کچھ کم نہین سمجھتا اور مین تو مباحثہ کے اشتہار مین آپکی چھبی یعنی تصویر بھی چھاپ دون گا تاکہ بہت سے لوگ جلسہ مین آئین" وغیرہ وغیرہ اور اب میرے خط کو "آشیانہ کبیر مین موجب مسرت" قرار دیکر آپ فرماتے ہین کہ خط کیا تھا اس کے نام سے دو اماموں (یعنی ایک خاکسار اور ایک حضرت امام عصرؑ) کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہان خاکسار کو آپنے امام عصر کا ہم پلہ

کبیر کی طبیعت ثانیہ

(ب) حضرت آپ کی یہ عبارات آپکی شرمندہ معانی نہ ہونگی ورنہ ہو سکتی ہین آپ نے بان سے اور قلم سے بہت بہت کچھ کہہ جاتے اور لکھ جاتے ہین۔ مگر آپکے دل مین کچھ بھی نہین ہوتا یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم غالباً آپ بحکم العادۃ طبیعۃ ثانیۃ معذور ہین۔ لہذا آپ کو ایسی تقریرات و تحریرات سے روکنا بیکار سمجھکر ترک کرتا ہون اور صرف اسقدر عرض کرتا ہون کہ آپ میری ہنسی نہین اڑاتے بلکہ حضرت مسیح یا حضرت امام عصرؑ کے متعلق احادیث رسول اللہ صلعم سے تمسخر کرتے ہین خیر آپ کی مرضی۔

(۲) یہ معلوم کر کے کہ ۳۰ اپریل کو آپنے تشریف لانے کا جو وعدہ کیا تھا۔ وہ آپ کی بیماری کی وجہ سے پورا نہ ہوا مجھ کو افسوس ہوا۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ اب آپ بخیریت ہون گے لہذا ملتمس ہون کہ میری

لہ اس تحریر مین تیرہ حاشیے ہین جو سالہ ہذا کے ضمیمہ مین درج کر دیگئی ہین۔ ناظرین ان کو بھی ملاحظہ کرین (منہ)

۲۲ مارچ کی جو تحریر آپ کے چیلنج کے سلسلہ میں ارسال خدمت کی گئی تھی اُس کا جواب بکمل حسب عادہ عنایت ہو تاکہ چیلنج کا سوال حل ہو جائے۔

> ۲ اپریل کو فریقین کی باہمی گفتگو بوفات مسیح کا فتوے لینے کیلئے کبیر کی ناجائز کارروائی

۳۔ (الف) میں باہمی گفتگو کے واقعات بھی آپ کو یاد دلائے دیتا ہوں ۲ اپریل کو بوقت مغرب آپ شرف آباد دہلی میں خاکسار سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔

(ب) خاکسار نے بموجودگی سید ذاکر حسین صاحب آپ سے ذکر کیا کہ اول تو مٹھائی کے نام سے تیس روپیہ اور بچاس روپیہ موت مسیح کے فتوے پر میرے دستخط کے عوض میں آپ پیش کرتے تھے مگر آج تو میاں احمد علی صاحب نے جو آپکا خط لیکر آئے تھے آپ یہاں تک کہہ گذرے کہ اگر خواجہ غلام الحسنین موت مسیح کے فتوے پر دستخط کر دے تو ہم اُس کو ساٹھ روپیہ ماہوار بطور مٹھائی کے دینگے اور ترجمہ قرآن مجید اور دیگر تالیفات میں مدد دینگے

(ج) اسکے بعد میں نے کہا کہ:۔ اس طرح آپ نے میری انتہا درجہ کی توہین کی ہے میرے معمولی لباس و میری معمولی معاش سے آپ نے یہ اندازہ لگایا کہ ان کھوٹے داموں پر مجھ کو ضمیر فروشی پر آمادہ کر سکینگے۔ مگر مجھے صاف لفظوں میں آپ کو جتا دینا پڑا کہ تیس روپیہ اور بچاس روپیہ کوئی چیز نہیں اور ساٹھ روپیہ ماہوار کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر قادیان کا تمام سالانہ محاصل دے دیا جائے تو بھی آپ کے فتوے پر دستخط نہیں کروں گا۔ آپ آیندہ اس قسم کی ترغیب و تشویق سے محترز رہیں۔

> اس کارروائی پر راقم کا اعتراض اور اظہار ناخوشی

(د) اسکے جواب میں آپ نے گھبرا کر کہا کہ مجتہدین کی جو خدمت کی جاتی ہے کیا وہ رشوت ہے؟ میں نے کہا کہ میں آپکا مجتہد نہیں۔ عالم نہیں پیشوائے دین نہیں۔ شیخ وقت نہیں۔ مسیح نہیں خلیفۃ المسیح نہیں پھر نذرانے کیوں پیش کی جاتی ہیں؟ یہ بات بالکل صاف ہے کہ مٹھائی کے نام سے رشوت دیجاتی ہے۔ لوگ آئے دن غیر مذہب کے آدمیوں کو ملازم رکھتے ہیں مگر یہ شرط پیش نہیں کیجاتی کہ امیدوار پہلے ایمان کو خیرباد کہے۔ اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھے تب اُس کو کام دیا جائے۔ یہ آپ ہی کا کام ہے۔

> ناجائز کارروائی کو جائز قرار دینے کیلئے کبیر کی تاویل اور اُس کا جواب

(ہ) میری اس رنج و غم اور افسوس کی گفتگو کو سُن کر آپ نے کہا معاف کیجئے مجھ سے غلطی ہوئی۔ خدا بھی گناہ معاف کر دیتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ تحریراً میرا اطمینان کر دیں اور میری ۲۲ مارچ کی تحریر کا مکمل جواب عنایت فرمائیں اُس وقت میرے دل سے یہ رنج دور ہو سکتا ہے ورنہ آپ کو کسی مجمع عام میں بموجودگی اُن لوگوں کے جو اُس دن مجھے رشوت دینے کے لئے کوشش نہیں کی اسکے بعد آپ یہ کہکر رخصت ہوئے کہ کل آپ کی تحریر کا جواب لکھ کر لاؤں گا۔

> کبیر کی زبانی معذرت اور تحریری معذرت کا وعدہ

اکسیر کی ایک غیر متعلق بحث کا جواب

(۴) (الف) میرے سر دور رکھنے پر خواہ مخواہ آپنے اعتراض کیا جناب والا میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور بقید ضرور احکام صوم کا بھی علم رکھتا ہوں۔ لہذا آپ کا یہ فرمانا کہ خاکسار نے خلاف منشائے ربانی عمل کیا۔ خلاف واقعہ اور آپ کی زبردستی ہے۔

ایک اور غیر متعلق بحث کا جواب

(ب) پھر میرے سفر کی درازی اور "سر من غاز" کی دوری کا مقابلہ نہ معلوم کس غرض سے آپنے کیا ہے؟ اگر آپ اپنے عمر بھر کے سفروں کا مقابلہ جو غالباً پچاس لاکھ میل سے کم نہ ہوا ہوگا۔ "مسجد اقصے"* "منارۃ المسیح" اور "بہشتی مقبرہ" کے فاصلے کے ساتھ کر دکھاتے تو غالباً زیادہ موزون ہوتا مجھے تو کبھی کبھی سفر کرنا پڑتا ہے مگر آپ تو بحیثیت ریلوے گارڈ ہونے کے دائم السفر ہیں۔ میرے چند روزہ سفر کو آپنے قیامت کا سفر کہکر اعتراض کیا۔ اور اپنے دائمی سفر کا خیال نہ فرمایا خدا جانے اس سفر میں بھی آپ روزے رکھتے ہیں یا ہمیشہ قضا کرتے ہیں اور آیا اس قضا میں بھی کوئی ادا ہے؟

نفس مضمون پر بحث کرنے کو اکسیر سے استدعا

(ج) جناب مرزا صاحب لفظوں کو چھوڑ کر معنی کی طرف آیئے نفس مضمون کا جواب دیجیے چیلنج کی بحث طے کر لیجیے۔ پھر کسی دوسری بحث کو ہاتھ میں لیجیے۔

ایک اور غیر متعلق بحث کی تنقید کا وعدہ منجانب راقم۔

۵۔ لفظ قادیان کی بابت جو حوالے آپنے دیئے اور عبارات نقل کی ہیں اُن کی وجہ سے میں آپ کا نہایت ممنون ہوں انشاء اللہ بعد میں اُن پر ایک تحقیقی نظر ڈالوں گا۔ "اسمہ احمد" والی آیت کو میرے سوال سے تعلق نہیں ہے مگر انشاء اللہ اس پر بھی کسی دوسرے وقت نظر کروں گا۔

ترجمہ آیہ میثاق کی بابت الزام اکسیر کا دفعیہ

۶۔ (الف) آپ میری نسبت لکھتے ہیں کہ "آپ نے غفلت کی کہ آیہ میثاق والی کا ترجمہ لکھ کر اس کو حوالہ طو بعمرہ خیر الدین احمد نہ کیا..." جناب من میں نے کوئی غفلت نہیں کی "طو بعمرہ خیر الدین احمد صاحب" نے مجھ سے خواہش کی تھی کہ آیہ میثاق کا ترجمہ لکھا دیا جائے۔ اُنھوں نے میرے اکثر دلائل اور مباحث سے قطع نظر کر کے یہ کہا تھا کہ بس اسی آیت پر فیصلہ ہو میں نے اس کے جواب میں کہا کہ اپنی تقریر ختم کیجیے۔ جو اعتراض کرنا ہو کیجیے۔ بعد مباحثہ ترجمہ بھی لکھوا دوں گا۔

احمدی مناظر کا اضطرار

(ب) میں مولوی خیر الدین صاحب کا منشار بخوبی سمجھ گیا تھا۔ وہ میرے کل دلائل پر بحث کرنے سے گھبراتے تھے اور اسی ایک آیت پر بحث کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے چنانچہ آیہ ان من اھل الکتب کے دلائل کو آخر وقت تک بھی توڑ نہیں سکے اور دیگر مباحث سے بھی عہدہ برآنہ ہو سکے جن کی تفصیل کا یہ محل نہیں ہے۔ اگر آپ بلا وجہ

* یہ قادیان کے مقامات مقدسہ کے نام ہیں جو حضرت مرزا صاحب کے بنائے ہوئے ہیں (منہ)

غفلت کا الزام قائم کرتے تو اس وقت واقعات مذکورہ کا حوالہ دینے کی بھی ضرورت نہ تھی۔
مجھ پر یہ بیان صحیح نہیں ہے کہ مولوی خیرالدین صاحب نے آیہ و ان من اہل الکتٰب الخ کا ترجمہ لکھ دینے کا مجھ سے وعدہ
کر لیا تھا یہ تو میرا مطالبہ تھا کیونکہ فریقین کو عقد المباحثہ برابر کا حق ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ میں احمدی
مناظر کا مطالبہ پورا کر دوں اور وہ میرے مطالبہ سے پہلو بچا جائیں۔ بے شک انھوں نے میرے مطالبہ کو پورا
کرنے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ اور میرے مطالبہ ہی کی وجہ سے پھر انھوں نے آخر وقت تک نئے مطالبہ کا نام نہیں لیا
کیونکہ میری مطلوبہ آیت کا ترجمہ لکھ دینا اُن کو منظور نہ تھا یہاں تک کہ خود اپنے ہی مطالبہ سے جسکو بڑے
زور و شور کے ساتھ پیش کیا تھا دست بردار ہو گئے۔

۸۔ (الف) آپ نے جو ترجمہ آیہ و ان من اہل الکتٰب الخ کا لکھ کر بھیجا ہے۔ اس میں قبل موتہ کی ضمیر کو اہل کتاب
کی طرف پھیرا ہے۔ چونکہ خود حضرت مرزا صاحب توضیح مرام وغیرہ میں ضمیر مذکور کا مرجع مسیح کو قرار دے چکے
ہیں۔ اس لئے مجھ کو آپ کے پیش کردہ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

(ب) جب مولوی خیرالدین صاحب نے میرے ترجمہ کو تسلیم نہ کیا اور خواہ مخواہ غلط بتایا تو میں نے اصرار کیا کہ اپنا
صحیح ترجمہ تو پیش کیجئے اُس وقت انھوں نے لیؤمنن بہ کی ضمیر کو امر مشکوک کی طرف پھیر کر ترجمہ کی بجائے آیت کا
حاصل مطلب یہ بتایا کہ اہل کتاب موت مسیح پر ایمان لانے سے پہلے اس مشتبہ امر پر ایمان لائیں گے کہ حضرت مسیح
مصلوب ہو کر مر گئے" اور خاکسار کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ "اب تو لیؤمنن کا صیغہ استقبال بھی قائم رہا قبل موتہ
کی ضمیر کا مرجع بھی مسیح کو مان لیا گیا پھر بھی آیت سے حیات مسیح ثابت نہ ہوئی"۔
جناب مرزا صاحب میں آپ کے مولوی خیرالدین صاحب کے اسی ترجمہ کا طالب ہوں۔ آپ کا
ترجمہ مطلوب نہیں ہے۔

۹۔ آپ کی فرمائش کی تعمیل کرتا ہوں۔ آیہ میثاق کا ترجمہ لفظی و با محاورہ آپ کی خدمت میں حاضر کرتا
ہوں۔ آپ بھی آیہ و ان من اہل الکتٰب الخ کا ترجمہ اسی طرز پر مولوی خیرالدین صاحب سے لکھوا کر بھیجدیں مگر
شرط یہ ہے کہ آخر میں اس امر کا حلفی اقرار بھی ہو کہ ترجمہ آیت کا نفس مضمون وہی ہے جو عقد المباحثہ میں پیش
کیا گیا تھا۔ لفظوں کے اختلاف سے خاکسار کو کوئی بحث نہیں صرف مطلب سے مطلب ہے

۱۰۔ افسوس ہے کہ میں اپنے مقام کو چھوڑ کر کمبیر کے در دولت پر حاضر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ فقیر کو کمبیر کے
لطیف طعام تناول کرنے کا شوق بالکل نہیں ہے۔ آپ خود غور فرمائیں کہ ایک فقیر حقیر کو ایک امیر

ذکر کا مطالبہ ترجمہ واحمدی مناظر کی دست برداری اپنے مطالبہ سے۔

مطالبہ مذکور کو ٹالا۔ کمبیر کا پہلو بچانا

ایک آیت کا عجیب و غریب ترجمہ جو احمدی مناظر نے بوقت مباحثہ پیش کیا تھا۔

کمبیر کی فرمائش کی تعمیل اور راقم کی التجا۔

کمبیر کی دردولت پر حاضر نہ ہونے کی وجہ

کبیر سے کیا نسبت ہے؟ اپنا سر الگ تو یہ ہے ؎

بدست آہک تفتہ کردن خمیر — بہ از دست بر سینہ پیش امیر

علاوہ بریں میں اپنی حالت میں بفضلہ تعالیٰ بہت خوش ہوں ؎

خوش ذرش گو بیا و گدائی و خواب امن — کین عیش نیست در خور اورنگ خسروی

درویشم و گدا و برابر نمی کنم — پشمین کلاہ خویش بصد تاج قیصری

لہٰذا ایسی الذیذ فرمائشوں سے ہمیشہ کے لیے معاف رکھا جاوے۔

بیرنگ جواب طلب کرنیکی وجہ۔

۱۱۔ میری خواہش تو یہی تھی کہ آپ بیرنگ ہی جواب روانہ فرمائیں۔ کیونکہ میں "بار خاطر" ہونا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر آپ بیرنگ خطوط کے عادی نہیں ہیں تو آخیر بذریعہ رجسٹری ارسال فرمائیں۔ جیسا کہ خاکسار نے کیا ہے۔

مناظرہ کا سلسلہ اخباری قائم کرنیکی تجویز سے راقم کا اتفاق

۱۲۔ کسی اخبار کے ایڈیٹر سے میرے مراسم اور روابط نہیں ہیں۔ اور نہ اخباری دنیا میں میرا نام آتا ہے میں کسی اخبار کا خریدار بھی نہیں ہوں۔ اسلئے آپ کی فرمائش کے مطابق سلسلہ اخباری قائم کرنے سے معذور ہوں۔ یہ چھوٹے آدمیوں کا کام نہیں۔ بڑے آدمیوں کی باتیں ہیں۔ کبیر نے اخباری دنیا میں بڑا نام پیدا کیا ہو صحت کبیر برابر چھپتے رہتے ہیں۔ اگر آپ بھی واقعی اس امر کے خواہاں ہیں تو بہت آسانی سے کسی قادیانی اخبار میں یہ سلسلہ قائم کر سکتے ہیں۔ آپ کے چیلنج سے لیکر اسوقت تک جسقدر تحریرات فریقین کے درمیان ہوئی ہیں ان کو نقل کرا کر بغرض اشاعت روانہ کرتا رہوں گا۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتا۔ بے شک جیسا کہ آپ کا خیال ہے اس سے خلق اللہ کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچیگا۔

احمدی مناظر کی طعن و تشنیع اور الزامات اور تعلّی کا مختصر نمونہ

۱۳۔ مولوی خیر الدین صاحب کی جو تحریر آپنے منسلک کی ہے اس کا جواب اسی خط میں آ چکا ہے علیحدہ جواب کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ مولوی صاحب نے اس تحریر میں خوب دل کھول کر طعن و تشنیع سے کام لیا ہے۔ اور جن الفاظ سے مجھے یاد کیا ہے اور جو اتہامات لگائے ہیں ان کی کیفیت جملات مندرجہ ذیل سے آپ پر روشن ہوگی۔

(۱) مولوی صاحب پر شکست فاش کی ڈگری ہو جائے گی (۲) مولوی صاحب اس بحث میں قطعی ناکام ہو گئے ہیں (۳) ہم نے آپ کو بیحد غیرت دلائی (۴) آپ کو ہمارے سامنے اس میدان مناظرہ میں

مقابلہ کے وقت جرأت نہ ہوئی کہ آپ ترجمہ لکھتے (۵) آپنے اپنی اس کمزوری کی وجہ سے جو ہر ایک باطل کو حق کے مقابلہ میں ہوتی ہے قطعی انکار کر دیا (۶) اپنی فعلی شکست کو قبول کیا (۷) آپ کو اس ترجمہ کے بعد مدت اُٹھانا تھی (۸) آپنے کانوں پر ہاتھ رکھا اور ہمارے مطالبہ کو پورا کرنے کی جرأت نہ ہوئی (۹) کیا بتاؤں آپ کی بیکسی کی انتہا میں تکسہ ہی نہ تھی (۱۰) آپنے لکھے طور پر اس زبانی تصدیق سے بھی انکار کر دیا (۱۱) ایک نیک شیعہ صاحب جن کا اسم گرامی نواب حسین صاحب ہے آپ کی بیکسی پر افسوس کرتے ہوئے چلے گئے (۱۲) اس نے میں میدان میں بموجب اپنے وعدہ کے جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کیا ہوا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ ہمیں کامیاب کیا (۱۳) ہمارے مخالف کو عین میدان میں اپنی بیکسی اور کمزوری کا فعلی اقرار کرنا پڑا (۱۴) بعد میدان مناظرہ سے گریز کرنے کے (۱۵) بعد از جنگ والی مثل کا مصداق ہوئے (۱۶) اگر تحریری کوئی ارمان باقی ہو تو ہم بھی حاضر ہیں (۱۷) عجیب نہ حیثیت سے آپنے مطالبہ تھا جس کو آپ میدان میں پورا نہ کر سکے (تحریر خیر الدین مورخہ ۸ اپریل)

جلسات مذکورہ بالا کی بابت بیرے حلفی فیصلہ کی درخواست	اسلئی جلسوں میں بعض تو الہامات سے مملو ہیں اور بعض محض تعلی اور لفاظی ہے۔ میں آپ ہی کو حکم قرار دیتا ہوں کہ آپ بحلف فیصلہ کریں کہ آیا یہ باتیں ٹھیک ہیں؟ آیا آیہ میثاق کا بعد میں ترجمہ لکھوا دینے کا وعدہ کرنا میری شکست کی دلیل ہے؟ اور آپکے مناظرہ کا آیہ وان من اہل الکتب الخ کا ترجمہ لکھوانے کے مطالبہ پر خاموشی اختیار کر لینا اُس کی فتح کی دلیل ہے؟۔ مگر فیصلہ کرتے وقت آپ کو دو باتوں کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔
فیصلہ میں دو باتوں کا لحاظ (۱) سو روپیہ کے مطالبہ پر کی خاموشی	(۱) اول آپ اس نظر کو پیش نظر رکھیں کہ میں نے بعد مباحثہ آپ سے سو روپیہ کا مطالبہ کیا تھا۔ اور یہ کہا تھا کہ اگر میں حیات مسیح ثابت کرنے میں ناکام رہا ہوں تو بھرے مجمع میں کہہ دیجئے کہ میرا اطمینان نہیں ہوا۔ مگر آپ قطعاً خاموش رہے۔ اور صرف اتنا کہا کہ کل میرے مکان پر آپ کی دعوت ہے۔
(۲) رات کو دلائل اثبات حیات مسیح کر بیر کا ایک سہم تک مطمئن ہونا۔	(۲) ۱۰ اپریل کو جب آپ اشرف آباد ملیں میں مجھ سے ملنے آئے اُسوقت میرے سوال کے جواب میں یہ کہا تھا کہ آپ کی تقریرات سے میرا کچھ نہ کچھ اطمینان ہوا۔ جبھی تو میں نے آپ کو دعوت دی تھی۔ اور آپ کی خدمت کرنی چاہتا تھا۔ (الف) مولوی خیر الدین صاحب کی اشتعال انگیز اور خلاف واقعہ تحریر کی کیا شکایت کروں۔
مولوی مناظر کی بیہودہ جلسہ کے ساتھ	پہلے ہی دن مولوی عصمت اللہ صاحب صدر جلسہ سے لڑنا شروع کر دیا تھا۔ حتی کہ ان کو

پریذیڈنٹی سے معزول کرنے کا حکم صادر فرمادیا تھا۔ اس جرم پر کہ اُنھوں نے صاحب موصوف کی بات پر اعتراض کیا تھا جس کا اُن کو حق تھا چنانچہ جلسے کے بعد میری موجودگی مین مولوی عصمت اللہ کے سامنے آپ کو اقرار کرنا پڑا کہ مولوی صاحب کا اعتراض صحیح تھا۔

مسئلہ جلسہ کی معزولی کی بابت احمدی مناظر کا حکم

(ب) پادری صاحب اور مولوی صاحب دونوں کو صدارت کے لئے آپ ہی نے تجویز کیا تھا معلوم آپ کے مناظر صاحب کو مولوی صاحب کی معزولی کے اختیارات کیونکر حاصل ہوگئے پھر آپ نے مناظر صاحب کے جرنیلی حکم کی تعمیل کیون نہ کی ؟ اور مولوی صاحب کو عہدہ صدارت سے علیحدہ کیون نہ کیا ؟

تجویز اس امر کی کہ فریقین اپنی اپنی تقریرون کے نوٹ ایکدوسرے کو دیدین۔

(ج) ۱۔ بے شک مین مولوی خیرالدین صاحب کی خواہش کے موافق اپنی تقریرات کے نوٹ بھیج سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ فریقین بذاتِ خود یا اپنے کسی معتمد کے ذریعہ سے دست بدست ایک دوسرے کو دیکر رسید حاصل کرلین۔ اور آخر مین حلفی تصدیق ثبت ہو اس امر کی کہ یہ نوٹ اُن تقریرات کے ہین جو عندالمباحثہ کی گئی تھین۔ بالفعل آیہ وان من اہل الکتٰب الخ کا ترجمہ لفظی و با محاورہ مولوی صاحب لیکر مع تصدیق حلفی اشرف آباد ضلع لکھنؤ کے پتہ سے بھیجوا دین وہان سے مجھ کو مل جائے گا۔
خاکسار غلام الحسنین بلہوری

نوٹ ۳ / مئی کو یہ جواب مکمل نہ ہوسکا۔ ۴ / مئی سفر مین بسر ہوئی ۵ / مئی کو ہمارا قیام ایسے مقام پر تھا جہان ڈاکخانہ بھی نہین تھا۔ اس لئے مجبوراً آج از دو سے بعد تکمیل کرا کر اس خط کو روانہ کرتا ہون۔ خاکسار غلام الحسنین ۶ / مئی سنہ ۱۹۲۱ء۔

آیہ میثاق کا لفظی ترجمہ

واذ اخذ اللّٰہ (اور جبکہ لیا اللہ نے۔)
میثاق النبیین (عہد نبیون کا (یعنی نبیون سے)
لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ (مین تم کو جو کتاب اور حکمت دون۔)
ثم جاءکم رسول (پھر تمھارے پاس کوئی رسول آئے۔)
مصدق لما معکم (تصدیق کرنے والا اُس چیز کی جو تمھارے ساتھ ہے۔)

ن به و لتنصرنه (تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور اُس کی نصرت کرنا۔

اقررتم (خدا نے) کہا کیا تم نے اقرار کر لیا؟

تم علی ذلکم اصری اور اس امر پر میرا بار اُٹھا لیا (یعنی عہد کو قبول کر لیا)

اقررنا۔ اُنھوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔

فاشهدوا (خدا نے) کہا پھر گواہ رہو۔

معکم من الشاهدین۔ اور میں (بھی) تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

آیۂ مذکورہ بامحاورہ ترجمہ

وہ تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاؑ سے عہد لیا کہ ہم جو تم کو کتاب اور حکمت دیں پھر تمھارے
رسول آئے جو اُس تعلیم کی جو تمھارے پاس ہے۔ تصدیق کرنے والا ہو۔ تو تم ضرور بالضرور
ایمان لانا اور اُس کی نصرت کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاؑ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے
میرے عہد کو قبول کر لیا۔ انبیاؑ نے جواب دیا کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ
تم ایک دوسرے کے گواہ رہو۔ اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہ ہوں۔

تصدیق حلفی

حاضر و ناظر جان کر بحلف تحریر کرتا ہوں کہ آیہ میثاق کا جو ترجمہ میں نے مولوی خیر الدین
کے مقابلہ میں بر وقت مباحثہ پیش کیا تھا۔ اور جس کی نسبت اُنھوں نے کہا تھا
غلط ہے۔ وہ یہی ترجمہ تھا۔ جو اُوپر درج کیا گیا ہے۔ میں نے اپنے ترجمہ کی صحت کے ثبوت
مذکورہ کا لفظی ترجمہ بھی پیش کر دیا ہے۔ میرا یہ دعوے نہیں ہے کہ یہی الفاظ بعینہٖ اسی
میری زبان سے نکلے تھے۔ کیونکہ ایسا دعویٰ کوئی نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ ترتیب الفاظ
عبارت میں کوئی فرق ہو۔ یا ایک لفظ کی جگہ دوسرا ہم معنی لفظ کہا گیا ہو۔ مگر
یہی اور بالکل یہی تھا۔ والسلام۔

خاکسار غلام الحسنین پانی پتی

ضمیمہ تحریر حقانی نمبر ۲

(حواشی و تشریحات متعلقہ تحریر حقانی نمبر ۲)

حاشیہ نمبر ۱ متعلقہ دفعہ ۱ مرزا صاحب نے اپنے کلام کی یہ تاویل کی تھی کہ "امام غائب آپ کو نہیں کہا بلکہ حاضر کہا" (تحریر کبیر مورخہ ۲ / جون نمبر ۱۵) جس کا جواب حسب ذیل دیا گیا

اگر آپ کے بقول خود اپنے مخاطب کو امام غائب نہیں بلکہ امام حاضر کہا ہے تو کیا بے معنی اور مضحکہ آمیز عبارات لکھنے کا الزام آپ کے سر سے اتر گیا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کا بار اور زیادہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ آپ کا یہ لکھنا کہ "امام غائب آپ کو نہیں کہا" غلط در غلط ہے کیا آپ اپنے اس فقرہ کو بھول گئے ہیں کہ "آشیانہ کہیں ہیں ایسی خوشی ہوئی کہ گویا امام غائب نے اس عریضہ کا جواب دیا" (تحریر کبیر مورخہ ۲۷ / اپریل) تفصیل کے لئے دیکھو تحریر راقم مورخہ ۳۰ / جون حصہ دوم۔ دفعہ ۳ الغرض مرزا صاحب نے جواب نہیں دیا بلکہ لاجواب ہو کر اپنے مضحکہ اور تمسخر کو خود ہی تسلیم کر لیا۔

حاشیہ نمبر ۲ متعلقہ دفعہ ۱ حضرت مسیح کی نسبت جناب مرزا صاحب قادیانی نے جو طعن و تشنیع کی ہے وہ "ازالہ اوہام" میں موجود ہے (دیکھو تحریر راقم مورخہ ۳۰ / جون حصہ پنجم) احمدی مناظر نے بھی مناظرہ کے وقت مجھ سے اس قسم کے سوال کئے تھے کہ حضرت مسیح پیشاب پاخانہ کے لئے کہاں جاتے ہوں گے؟ ان کی حجامت کون بناتا ہو گا وغیرہ وغیرہ (اس کا جواب رد تحفہ کبیر میں بجواب مغالطہ دوازدہم لکھ کر پیش کر دیا گیا ہے) مرزا کبیر الدین احمد صاحب نے بھی اس تمسخر میں حصہ لیا اور ۲۷ / اپریل کے خط میں یہ شعر لکھ بھیجا ؎

حیرت ہے آسمان پہ گئے حضرت مسیح   واں کونسا مقام ہے بول و براز کا

اسی طرح حضرت حجۃ اللہ نعم کے بارہ میں بھی بارہا مرزا صاحب طعن و تشنیع سے کام لے چکے ہیں اور بحث کا ارادہ بھی ظاہر کر چکے ہیں جس کا جواب تحریر مورخہ ۳۰ / جون حصہ چہارم تنقید نمبر دہم میں نہایت مفصل لکھ چکا ہوں۔ مگر مرزا صاحب بالکل خاموش ہیں اور کسی بات کا جواب ہی نہیں دیتے۔

حاشیہ نمبر ۳ متعلقہ دفعہ ۲ مرزا صاحب نے ۳ / مارچ کے خط میں درد دل سنانے کے لئے

مجھ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے یکم اپریل کے خط میں اطلاع دی کہ آپ آج بعد
مغرب تشریف لا سکتے ہیں"۔ مرزا صاحب نے ۲ اپریل کے خط میں آنے کا وعدہ کیا مگر بحکم
العادۃ طبیعۃ ثانیۃ بے موقع۔ بے محل اور بلا ضرورت اپنے پیارے مضمون (وفات مسیح)
کا قصہ اس میں بھی چھیڑ دیا اور بہت کچھ غیر ضروری امور درج کرنے کے بعد آخر میں لکھا کہ "میں
اب حسنین کے صدقہ میں چاہتا ہوں کہ علمی مذاق کی صورت میں آپ مجھ کو وفات مسیح کا کوئی
در فتوے مرحمت فرما دیں" (خط کبیر مورخہ ۲ اپریل) چونکہ مرزا صاحب قبل ازیں بابت فتوے
لینے کے یہ مجھ کو رشوت دینے کی بے سود کوشش کر چکے تھے اس لئے تحریر مذکور کو پڑھتے ہی
میں نے سمجھ لیا کہ مرزا صاحب کا مدعا بخیر نہیں ہے لہذا اسی وقت ان کو یہ جواب لکھ بھیجا۔

"باقی رہا موت مسیح کا فتوے۔ سو آپ اُن لوگوں سے فتوے طلب کریں جن کا یہ عقیدہ
ہو مجھ سے بار بار اس قسم کا مطالبہ بیکار ہے میں اپنے کانشنس کے خلاف کبھی ایسے
فتوے پر دستخط نہیں کر سکتا۔ میرے عقیدہ اور میری طبیعت کا حال آپ کو بخوبی
معلوم ہو چکا ہے مگر باوجود اسکے آپ مجھ سے فتوے لینے پر مصر ہیں۔ یہ آپ میری توہین
کر رہے ہیں جسکی وجہ سے مجھ کو نہایت سخت رنج اور افسوس ہے پہلے تو آپ صرف
ایک فتوے پر دستخط حاصل کرنے کے عوض میں تیس روپیہ اور پچاس روپیہ
تک مجھ کو دینا چاہتے تھے اور پچاس روپیہ کے نوٹ مولوی عصمت اللہ صاحب سامنے
پیش کر ہی دئے تھے کہ یہ رقم دیکر خواجہ غلام الحسنین کے دستخط فتوے پر کرا لائیں۔ اب
آپ نے دوسرا پہلو اختیار کیا اور میاں احمد علی صاحب سے (جن کی معرفت آپ نے خط روانہ
کیا ہے) زبانی یہ تذکرہ فرمایا کہ اگر خواجہ غلام الحسنین وفات مسیح کے فتوے پر دستخط
کر دے تو ہم اسکو ساٹھ روپیہ ماہوار گھر بیٹھے دیں گے اور قرآن مجید کا جو ترجمہ قادیان
میں ہو رہا ہے اس میں اس سے مدد لیں گے!! جناب مرزا صاحب خاکسار
نہایت ادب سے عرض کرتا ہے کہ اس قسم کی تحریص و ترغیب و تشویق سے مجھ کو ہمیشہ کے
لئے معاف رکھیں۔ اور اگر فقیر خانہ پر تشریف لانے کا بھی منشا ہے کہ تنہائی میں
اس قسم کا سودا طے کیا جائے تو میں نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ

غرض سے تشریف آوری کی زحمت آپ گوارا فرمائیں اور اگر اسکے سوا کوئی اور
مقصد ہو تو جب چاہیں قدم رنجہ فرما کر فقیر کو معزز و مفتخر فرمائیں"

(تحریر راقم مورخہ ۲ اپریل دفعہ ۴)

اسکا بھی مرزا صاحب نے حسب عادت کوئی جواب نہیں دیا اور ۳ اپریل کو بوقت مغرب اُن سے جو گفتگو
ہوئی اسکی کیفیت تحریر حقانی نمبر ۳ دفعہ ۳ میں درج ہو چکی ہے

حاشیہ نمبر ۴ متعلقہ دفعہ ۳ | تیس ۳۰ روپیہ اور پچاس ۵۰ روپیہ رشوت دینے کی کوشش کا ثبوت

ضمیمہ تحریر حقانی نمبر ۱ میں درج ہو چکا ہے ساٹھ روپیہ ماہوار دینے کی تجویز کا ثبوت ذیل میں درج ہے

میاں احمد علی صاحب کی حلفی تحریر | میں بحلف اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ آج دس بجے
کے قریب جبکہ میں مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب کا رقعہ لیکر مرزا کبیر الدین احمد صاحب کے پاس گیا
تو مرزا صاحب نے مجھسے کہا کہ اگر خواجہ صاحب اس مضمون کے فتوے پر دستخط کر دیں کہ حضرت مسیح
مر گئے تو ہم اُن کے گھر بیٹھے ساٹھ روپیہ ماہوار دیں گے اور قادیان میں جو قرآن کا ترجمہ ہو رہا ہے اس میں
اور دوسری تصنیفات میں اُن سے مدد لیں گے مورخہ ۲ اپریل ۱۹۲۱ء احمد علی بقلم خود

تصدیق | (۱) میں نے یہ تحریر میاں احمد علی ولد میاں خدا بخش صاحب مرحوم ساکن موضع دھوال
ضلع ہوشیار پور کے کہنے کے موافق لکھی ہے اور انہوں نے اسکو پڑھکر میرے سامنے اس پر دستخط کئے
ہیں فقط منور علی منیجر اشرف آباد ہل لکھنؤ ۲ اپریل ۱۹۲۱ء (۲) اس تحریر پر میاں احمد علی
صاحب نے میرے سامنے اپنے دستخط ثبت کئے اور اسکو پڑھکر اس کے مضمون کی تصدیق کی
۲/۴/۲۱ عاشق حسن متعلم کرسچین کالج لکھنؤ

حاشیہ نمبر ۵ متعلقہ دفعہ ۳ | تحریر مورخہ ۲۲ مارچ (تحریر حقانی نمبر ۱) کے جواب کے لیے مرزا صاحب
کو یاد دہانی اور تاکید کی گئی اسکے حوالے حسب ذیل ہیں۔

(۱) تحریر مورخہ ۲ اپریل کا آخری نوٹ (۲) ۳ اپریل کو زبانی تاکید بوقت ملاقات بمقام اشرف آباد
ہل لکھنؤ (۳) تحریر مورخہ ۳ مئی دفعہ ۲ (۴) تحریر مورخہ ۲۵ مئی دفعہ ۲ (۵) تحریر مورخہ
۲۵ مئی دفعہ ۶ (۶) تحریر نمبر ۱ مورخہ ۲۸ مئی دفعہ ۲ (۷) تحریر نمبر ۲ مورخہ ۲۸ مئی دفعہ ۱ (۸) تحریر

نمبر ۲ مورخہ ۲۸ - مئی دفعہ ۲ (۹) تحریر مورخہ ۳۰ رجون حصہ سوم دفعہ ۱ (۱۰) تحریر مورخہ ۳۰ رجون حصہ سوم
دفعہ ۵ (۱۱) تحریر مورخہ ۳۰ رجون حصہ سوم دفعہ ۳ (۱۲) خط کبیر مورخہ ۳ رجولائی کا جواب نمبر تحریر دفعہ

اسی طرح تحریر مورخہ ۳ رمئی (تحریر حقانی نمبر ۲) کے جواب کا تقاضا بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہا ہے مگر حضرت
مرزا صاحب آج تک کسی بات کا جواب نہ دے سکے اور نہ اُن کا کوئی وعدہ پورا ہوا!!!

حاشیہ نمبر ۶ متعلقہ دفعہ ۵ مرزا صاحب نے ۲ اپریل کے خط میں دیگر غیر متعلق بحثوں کے علاوہ یہ بھی
لکھا تھا کہ مہدی کے گاؤں کا نام حضرات ائمہ نے قادیان بتایا ہے میں نے ۲۳ اپریل کے خط میں اس کے
متعلق حوالہ طلب کیا تو مرزا صاحب نے اس کے جواب میں ۲۷ اپریل کے خط میں جو کچھ لکھا اُس کا حاصل یہ ہے
(۱) مسیح موعود کی آیۂ اسمہ احمد میں مراد مرزا غلام احمد ہیں (۲) سورۂ ن کے حروف مقطعات ق
ن ق سے مرزا صاحب کی مہدویت اور محبت ثابت ہوا اور ق سے قادیان مراد ہے (۳) حدیث میں
آیا ہے کہ مہدی کا خروج موضع کرعہ یا کدعہ سے ہوگا اس سے مراد قادیان ہے گویا (بقول کبیر) حضرت
مرزا صاحب کے آنے کی بابت قرآن اور حدیث میں پیشین گوئی موجود ہے اس کا مکمل جواب رسالہ رد تحفہ کبیر میں
بجواب خط بستم لکھ کر روانہ کر چکا ہوں جس کا آج تک کوئی جواب نہیں آیا۔ یہ رسالہ انشاء اللہ تعالی
علیحدہ شائع ہوگا۔

حاشیہ نمبر ۷ متعلقہ دفعہ ۷ میں نے مرزا صاحب کو خط مورخہ ۲۳ اپریل میں لکھا تھا کہ مولوی خیر الدین صاحب نے
آیۂ ان من اہل الکتاب الخ کا جو ترجمہ بوقت مباحثہ پیش کیا تھا اُس کو آپ نے لکھ کر بھیج دیں۔ اس کے جواب
میں مرزا صاحب کی پہلو تہی قابل ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں کہ "مجھ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے کب اقرار
کیا تھا کہ بعد ختم مباحثہ آیۂ و ان من اہل الکتاب الخ کا ترجمہ لکھ کر آنجناب کو حوالہ ہوگا واللہ اعلم (تحریر
مورخہ ۲۷ اپریل) اس کا جواب تحریر حقانی نمبر ۲ دفعہ ۷ میں دیا گیا ہے جس کا کوئی جواب مرزا صاحب نے نہیں دیا

حاشیہ نمبر ۸ متعلقہ دفعہ ۸ مرزا صاحب نے بجائے مطلوبہ ترجمہ بھیجنے کی بجائے آیۂ مذکورہ کا کچھ اور ہی ترجمہ
لکھ بھیجا کہ "ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے مسیح ابن مریم پر ایمان لے آتا ہے" (تحریر کبیر مورخہ ۲۷ اپریل)
اس کا جواب تحریر حقانی نمبر ۲ دفعہ میں دیا گیا تو مرزا صاحب نے لاجواب ہو کر ایک اور ترجمہ لکھ بھیجا جو پہلے ترجمہ سے
بالکل مختلف ہے یعنی کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں کہ جو مسیح کے قصہ کو جو قرآن نے بیان کیا ہے اپنے مرنے
سے پہلے ایمان نہ لاوے (تحریر کبیر مورخہ ۲۵ رمئی) اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھ بھیجا کہ "اس وقت مولوی خیر الدین

طو العمرہ سے کہا گیا ہی کہ وہ وسوطیر الکتب نخر والی آیت کا ترجمہ جو تم نے کیا ہی وہ چاہتے ہین اپنا
تو آن برخوردار نے اقرار کیا ہی کہ اگر خواجہ صاحب مجھ کو میرے نام کارڈ لکھ بھیجین تو مین
اپنا ترجمہ لکھکر روانہ کر دون گا - واللہ اعلم (تحریر کبیر مورخہ ۲۵ رمئی) مین نے اسکے جواب
مین مرزا صاحب کو جتا دیا کہ -

مخدوم مرزا صاحب - آپ ہی نے مجھ کو چیلنج دیا تھا - اور آپ ہی بحث کے بانی مبانی ہین - لہذا
مجھے آپ ہی سے سروکار ہے - مولوی خیر الدین صاحب سے کوئی تعلق نہیں اور اُن کی حالت
تو یہ ہی کہ مین نے اُن کو اپنا مخاطب بھی نہین بنایا تھا پھر بھی اُنھون نے اپنی ۲۹ راپریل ۱۹۲۱
کی تحریر مین میری نسبت ناحق بدزبانی اور اتہامات کا طومار باندھا ہی - جسکو آپ بھی ملاحظہ
فرما چکے ہین اور جس مین بجز اسکے کہ کھلم کھلا گالیان تو نہین دی گئین اور کس بات کی کسر رہ گئی ہی
کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ میں اُن کو مخاطب بنا کر گالیان کھاؤن - آپکے "برخوردار طو العمرہ"
کی طبیعت کا حال تو ۱۹ رمارچ کے جلسہ مین سب پر کھل چکا ہی - اُن کی اشتعال انگیز تقریر
سب کو یاد ہی - اُن کا خود صدر جلسہ سے آمادہ پیکار ہو جانا کون بھول سکتا ہی نیز
صدر جلسہ کے لیے صدارت سے معزولی کا حکم صادر فرمانا اور خاکسار سے مخاطب ہو کر یہ کہنا
کہ آپ اپنے کانشنس کو دھوکا دینا چاہتے ہین اپنے اماموں کے قول کو ردی مین پھینک دیجیے
وغیرہ وغیرہ - یہ سب امور ابھی پبلک کے حافظہ مین تازہ ہین لہذا اب بلتجی ہون کہ اُن
برخوردار طو العمرہ سے آپ خود ہی آیت مطلوبہ کا ترجمہ حاصل کر کے فوراً میرے پاس
بھیجدین - یہ بھی واضح رہے عالی ہو کہ مین نے آپکے زمانے کے موافق آپ کی آیت مطلوبہ
کا ترجمہ لکھ بھیجا اس لیے مجھے حق ہی کہ اپنی آیت مطلوبہ کا ترجمہ آپ ہی کے ذریعہ سے طلب
کرون - مگر شرط یہ ہی کہ ترجمہ لفظی اور بامحاورہ دونون طرح کا ہو اور اسکے آخر مین احمدی
مناظر کی تصدیق حلفی ثبت ہو اُن ہی الفاظ مین جو مین نے اپنے ترجمہ کے آخر مین درج
کیے ہین اور جو ۲۰ رمئی کے رجسٹری شدہ خط کے ساتھ آپ کی خدمت مین پہنچ چکی ہی

(تحریر دوم راقم مورخہ ۲۸ رمئی دفعہ ۳)

اسکے جواب مین مرزا صاحب نے صرف ایک جملہ لکھا ہی - جو اس مباحثہ کی تاریخ مین

یادگار رہے گا۔ آپ فرماتے ہیں "خیرالدین طوالعمرہ سے آپ سرکار نہ رکھیں ہمیں منظور رہے"

(تحریر کبیر مورخہ ۲ جون دفعہ ۱۳)

مجھ کو اس کے جواب میں لکھنا پڑا کہ

"جناب من۔ میں تو اپنی مطلوبہ آیت کا وہ ترجمہ جو آپ کے مناظر نے عندالمناظرہ پیش کیا تھا آپ کی معرفت طلب کرتا ہوں اور آپ کے "طوالعمرہ" سے اپنی بے تعلقی اور اُن کو ناقابل خطاب قرار دینے کی وجہ پیش کرتا ہوں اور آپ صرف اتنا کہکر کہ "خیرالدین طوالعمرہ سے آپ سرکار نہ رکھیں ہمیں منظور ہے" بات کو ٹالتے ہیں غور کیجئے کہ آیا آپ کا یہ فقرہ میرے سوال کا جواب ہے؟

بس ہو چکا بیان کسل و رنج راہ کا
خط کا میرے جواب ہوا نامہ بر کہاں

جناب مرزا صاحب آپ کب تک ان فقروں سے کام چلائیں گے؟ جب تک آپ ترجمہ مطلوبہ لفظی بمحاورہ مصدقہ بہ تحریر حلفی پیش نہیں کریں گے میرے مطالبہ سے سبکدوش نہیں ہوں گے۔ آپ کی ان دفع الوقتیوں سے میرے مطالبہ کا وزن بڑھ رہا ہے اور روز بروز آپ کے سر کو جھکا رہا ہے اور آپ انجام کو نہیں سوچتے۔"

(تحریر راقم مورخہ ۳۰ جون دفعہ ۲)

حاشیہ نمبر ۹ متعلقہ دفعہ ۹ میں نے تحریر مورخہ ۳ مئی (تحریر حقانی نمبر ۲) میں مرزا صاحب کا ترجمہ مطلوبہ بھیجدیا۔ مگر مرزا صاحب میرا مطلوبہ ترجمہ بھیجنے کی بجائے اخبار فاروق میں کیا خوب دُر افشانی فرماتے ہیں کہ "اب عید پیچھے ٹر، اس عاجز کے نام ماہ مئی ۱۹۲۱ء میں جو ترجمہ بصیغہ رجسٹری بھیجا ہے" (فاروق قادیان مورخہ ۳ جون صفحہ ۷ کالم ۲) مرزا صاحب کے مضمون مندرجہ فاروق کے جواب میں ایک مستقل رسالہ (رد تحفہ کبیر) لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ مگر مرزا صاحب نے حسب عادت خاموشی کو کام فرمایا۔ میں نے فقرہ مذکور کے جواب میں رد تحفہ کبیر میں حسب ذیل عبارت لکھی ہے۔

"مرزا صاحب۔ برائے خدا انصاف کیجئے کہ میں نے بلا تامل، بلا اندیشہ۔ اور بلا دغدغہ۔ ترجمہ مطلوبہ آپ کی خدمت میں فی الفور لکھ بھیجا۔ آپ کا اخلاقی فرض تھا کہ اس وفادار خادم کی خدمت کا موزوں الفاظ میں اعتراف فرماتے۔ مگر برعکس اس کے میری خدمت کے صلہ میں جناب کی زبان مبارک سے کیا نکلتا ہے: "عید پیچھے ٹر" سبحان اللہ! اللہ اکبر!! اب آئندہ آپ سے کیا امید؟

کھون؟ خیر جناب آپ ہین (بقول خود) کبیر جو چاہین کہین اور جو چاہین کرین۔ [illegible]
اتنا تو دل مین سمجھ لیتن کہ بجائے مطلوبہ ترجمہ مل تو گیا۔ "عید پیچھے ٹر" آ تو گئی۔ مگر یہ ترجمہ مطلوبہ
بار بار کے مطالبہ اور تقاضے پر بھی اب تک مجھے نہین ملا۔ آپ کی عید کیسی عید ہی جس کی ٹر [illegible]
بعید ہی کہ مہینے گذر گئے مگر "ٹر" آئی پر نہ آئی۔ عدم ایفائے وعدہ پر وعید الٰہی کو یاد [illegible]
اِنَّ العَہدَ کَانَ مَسْئُولًا۔ اور ترجمہ مطلوبہ یوا یسی بھیج بھیجئے "ٹر" (تحفہ کبیر مغالطہ ۷ نمبر ۶)

حاشیہ نمبر ۱۰ متعلقہ دفعہ ۱۰ | لفظ "لطیف طعام" اشارہ ہی مرزا صاحب کے اُس جملہ کی طرف
جو انھون نے تقریر ثالث کی بحث مین لاجواب اور مبہوت ہو کر بطور طعن خاکسار کی نسبت اپنی تحریر
مورخہ ۱۸ مارچ مین لکھا تھا کہ "لطیف طعام تناول کے واسطے کچھ نہ کچھ حسب استعداد رقم پیش کر
دون گا" (تفصیل کے لیے دیکھو مقدمہ تحریر حقانی نمبر ۱- دفعہ ۱۰-۱۱)

حاشیہ نمبر ۱۱ متعلقہ دفعہ ۱۲ | مرزا صاحب نے اپنی تحریر مورخہ ۲۷ اپریل مین یہ تجویز پیش کی
کہ "سلسلہ اخباری ہو جاوے" یعنی فریقین کی تحریرات اخبار مین شائع ہوتی رہین [illegible]
اُن کی اس تجویز کو بھی منظور کیا اور لکھ بھیجا کہ آپ اس کا انتظام کرین مگر مرزا صاحب اپنی
کمزور پوزیشن کو محسوس کر کے اپنی پیش کردہ تجویز سے خود ہی منحرف ہو گئے گو مین نے بار بار
یاد دہانی کی مگر وہ فریقین کی تحریرات کو شائع کرنے کے لیے آمادہ نہین ہوتے ہین نہ [illegible]
نہ بذریعہ اخبار۔ نہ بصورت کتاب مین نے نصف خرچ تک دینا منظور کیا تب بھی دم بخود [illegible]
جب کبھی اتفاقاً ملاقات ہو جاتی ہی اور مین یاد دہانی کرتا ہون تو وعدہ کر لیتے ہین مگر
وعدے اسی لیے ہوتے ہین کہ کبھی پورے نہین کیے جائین گے۔ انھون نے میرے سخت اصرار پر میری ایک
رجسٹری شدہ تحریر مورخہ ۳ مئی (یعنی تحریر حقانی نمبر ۲) کو اخبار فاروق مورخہ ۳۰ جون
مین مجبوراً چھاپ تو دیا۔ مگر اس کے کسی ایک نمبر کسی ایک ضمن کسی ایک دلیل کسی ایک سطر
کسی ایک لفظ کا جواب نہین دیا۔ الغرض تحریر مذکور کے بلا جواب درج اخبار ہونے سے قادیانی
حضرات کو بھی اُس کے لاجواب ہونے کا ثبوت مل گیا گویا رجسٹری شدہ تحریر کی ڈبل رجسٹری
ہو گئی اور مرزا صاحب کے لاجواب ہو جانے پر ایک مستقل مہر لگ گئی۔ والحمد للہ علی ذلک

حاشیہ نمبر ۱۲ متعلقہ دفعہ ۱۴ | مولوی خیر الدین صاحب نے اپنی تحریر مورخہ ۲۸ اپریل

جو درج کیے ہیں جن کی بابت فیصلہ کے لئے خود مرزا صاحب کو حکم قرار دیا تھا چنانچہ رسالہ تحفہ گولڑویہ
آپ کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں (مجھ کو لکھا تھا) مگر مرزا صاحب نے تغافل برتا اور خاموشی اختیار کی قرین

افسوس! ہزار افسوس!!! اس قسم کی بیسیوں باتوں کے اس بات کے جواب میں بھی آپ
چلے جائے اور اپنی پوزیشن کو صاف نہ کر سکے۔ اس وقت آپ دو شکلوں میں مبتلا ہیں صحیح جواب
دینے کو دل نہیں چاہتا اور غلط جواب سے بھی کام نہیں چلتا (۱) صحیح جواب دینے کی صورت میں
مصنوعی فتح کا قلعہ برباد ہوتا ہے۔ اور (۲) غلط جواب دینے سے حلف روکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ
خاموشی کے سوا آپ سے کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ امر حیرت انگیز ہے کہ بلا حلف غلط امور کی اشاعت
سے آپ نہیں ڈرتے! کیا یہ بھی قابل رحم حالت ہے اُس شخص کی جو واقعات کو نظر انداز کرے۔ صحیح جواب سے
پہلو بچا جائے مگر مغالطے دینے سے کبھی نہ اکتائے" (دیکھو تحفہ کبیر مغالطہ سیزدہم)

حاشیہ نمبر ۱۳ متعلقہ دفعہ ۷۔ میں نے مرزا صاحب کو لکھا کہ مولوی خیر الدین صاحب کی تقریرات
مباحثہ کے نوٹ میرے پاس پہنچا دیں اس کا جواب مولوی صاحب نے دیا کہ پہلے آپ اپنے نوٹ تحریر کر کے ہمیں بھیج دیں
اس کے بعد ہم انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو پورا کر دیں گے" (تحریر خیر الدین مورخہ ۲۸ اپریل)
چونکہ مجھے قادیانی احباب کی طبیعت کا کسی قدر تجربہ ہو چکا تھا اس لئے میں نے لکھ بھیجا کہ فریقین بذات
خود یا اپنے کسی معتمد کے ذریعہ سے دست بدست ایک دوسرے کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لیں اور ختم
جانبین کی تصدیق ثبت ہو۔۔۔۔" (تحریر حقانی نمبر ۲ دفعہ ۱۷) مگر آج تک اسکا بھی جواب
نہیں ملا۔ اور مرزا صاحب اور ان کے وکیل دونوں خاموش ہیں۔ میں نے بار بار یاد دلایا مگر بے سود
چنانچہ ۲۰ اگست کو بھی بحوالہ تحریر مورخہ ۱۸ جون ان الفاظ میں یاد دہانی کر چکا ہوں۔
اسی سلسلہ میں اپنی ایک تحریر سابق کا اقتباس پیش کرتا ہوں براہ مہربانی اسکو بھی بنظر بصیرت
ملاحظہ فرمائیں۔ "آخر اسکے کیا معنی ہیں کہ میں تو بلا تامل فی الفور آپ کا مطلوبہ ترجمہ لکھ بھیجوں
اور جناب کو میرا مطلوبہ ترجمہ لکھ کر روانہ کرنے میں آج تک تامل ہو رہا ہے میں مباحثہ کے نوٹ روانہ
کرنے کے لئے تیار ہوں مگر آپ کے مناظر باوجود وعدہ اُس سے پہلو بچا رہے ہیں کیا وہ وعدہ اسی لئے
کیا گیا تھا کہ کبھی پورا نہیں ہو گا؟ کیا آپ ان واقعات سے فریقین کی حالت کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے؟
اور الفاظ فتح و شکست کا حقیقی مفہوم ابھی تک آپ کی سمجھ میں نہیں آیا" (دیکھو تحریر

مورخہ ۳۰ رجون حصہ دوم دفعہ ۳۰ - ورد تحفہ کبیر - مغالطہ ھفتادہم)

خاتمہ

میں اس تحریر کو مرتب کر چکا تھا کہ حسن اتفاق سے ۱۵ اگست ۱۹۲۱ء کو بروز
یوم بعد مغرب سات اور آٹھ بجے کے درمیان مرزا کبیر الدین احمد صاحب و اُن کے دیگر
مولوی خیر الدین صاحب اور دیگر قادیانی حضرات سے مشن ہال نخاس میں ملاقات ہوگئی اثنائے
گفتگو میں خاکسار نے مرزا صاحب سے کہا کہ آپ نے آیہ وان من اہل الکتاب الخ کا ترجمہ آج تک نہیں
بھیجا تو انھوں نے کہا کہ آپ نے جو ترجمہ اپنی ۳ مئی کی تحریر (دیکھو تحریر حقانی نمبر ۲ - دفعہ
درج کیا ہے وہی ترجمہ مولوی خیر الدین صاحب نے کیا تھا میں بھی اس امر کی تحریر آپ کو لکھ
دیتا ہوں میں نے کہا کہ میں تو لفظی اور بامحاورہ ترجمہ مصدقہ بتصدیق حلفی چاہتا ہوں اس
کسی قدر تامل کے بعد مرزا صاحب نے منظور کیا۔ اور مولوی خیر الدین صاحب نے کہا کہ آپ ترجمہ لکھ کر
میں بھیجدوں گا۔ مولوی صاحب نے وعدہ کر لیا اسکے علاوہ میرے اصرار پر مرزا صاحب نے فریقین کی
تحریرات کو ایک رسالہ کی صورت میں فریقین کے نصف نصف خرچ سے چھپوانے کا وعدہ بھی کیا
اور یہ کہا کہ میں تخمینہ کرا کر اطلاع دوں گا مگر یہ وعدہ بھی مثل دیگر وعدوں کے پورا ہوتا نظر نہیں
آتا۔ بالآخر میں نے اپنی جواب طلب تحریرات (مورخہ ۲۲ مارچ و ۳ مئی و ۳۰ جون و
۲ اگست ۱۹۲۱ء وغیرہ) کے جواب کا مطالبہ کیا تو مرزا صاحب نے عجیب و غریب جواب دیا
جلدی کیا ہے؟ قرآن بھی تو تیئس ۲۳ سال کے اندر نازل ہوا تھا! سبحان اللہ! جواب کیا
اعجاز ہے!!! جس پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں فقط
لکھنؤ - ۱۶ اگست ۱۹۲۱ء مطابق ۱۰ ذیحجہ ۱۳۳۹ھ روز سہ شنبہ - خاکسار غلام الحسنین پانی پتی

قابل توجہ ناظرین

اسی سلسلہ کی دیگر تحریرات بھی بتدریج شائع ہوں گی انشاء اللہ
تعالیٰ تحریر حقانی نمبر ۳ میں جو ایک طولانی تحریر ہے نہایت
دلچسپ بحثیں ہیں۔ اور مرزا کبیر الدین احمد صاحب قادیانی مشنری کے لاجواب ہونے
کے اکثر ثبوت قلمبند موجود ہیں۔ (خاکسار غلام الحسنین پانی پتی)